تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر اُستوار   لاکہیں سے ڈھونڈ کر اَسلاف کا قلب و جگر

تحریک خلافت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

بانی : اقتدار احمد مرحوم   ۱۴ تا ۲۰ مئی ۱۹۹۸ء   مدیر : حافظ عاکف سعید

افراط و تفریط کی دو انتہائیں اور اسلام کی راہ اعتدال

انسان میں مختلف قسم کے حیوانی میلانات اور داعیات موجود ہیں جن میں سے ایک اہم میلان جنسی جذبہ ہے۔ انسان کا پیٹ کھانے کو مانگتا ہے کہ اس سے اس کی زندگی کا تسلسل وابستہ ہے۔ اسی طرح تمام حیوانات میں بقائے نسل کے لئے فاطر فطرت نے جنسی جذبہ ودیعت کر دیا ہے۔ دورِ جدید کے ایک بہت بڑے ماہر نفسیات فرائڈ نے جنسی جذبہ کو انسان کے محرکات عمل میں سب سے زیادہ قوی جذبہ قرار دیا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ اس کا مغالطہ ہے' اس لئے کہ اس کی نگاہ میں ایک چیز بہت زیادہ اہمیت اختیار کر گئی ہے لیکن اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اپنی جگہ پر جنسی داعیہ ایک بہت بڑا محرک اور نہایت قوی جذبہ ہے۔

تاریخ انسانی کا مطالعہ کرنے سے انسانوں میں افراط و تفریط کی دو انتہائیں نظر آتی ہیں —— ایک طرف انسان نے اس جذبہ کو فی نفسہٖ شر قرار دیا کہ یہ برائیوں کی جڑ ہے۔ اسی لئے کئی مذاہب میں روحانی ترقی کا راستہ تجرد کی زندگی کے ذریعہ اختیار کیا گیا کہ ساری عمر شادی بیاہ نہ کیا جائے' یہ رہبانیت کا نظریہ ہے جو دنیا میں مختلف ناموں سے رائج رہا ہے۔

اس ضمن میں دوسری انتہا کے طور پر اپنے اس جنسی جذبہ کی آزاد اور بے قید طریق سے تسکین کرنا' اس میں حلال و حرام کی کوئی تمیز نہ کرنا بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر نوع انسانی جن بڑی بڑی گمراہیوں میں مبتلا ہوئی ہے ان میں یہ جذبہ مسخ (Pervert) ہو کر فطرت کی جو ایک معین راہ ہے اس کی بجائے دوسرے راستے اختیار کرتا ہے' تاریخ انسانی میں یہ دو انتہائیں ہمیشہ موجود رہی ہیں۔

قرآن مجید کے نزدیک اگر قانون شریعت کے دائرہ میں رہ کر حلال پر اکتفا کرتے ہوئے ایک انسان اپنے فطری جذبہ کی تسکین کرتا ہے تو اس میں ہرگز کوئی ملامت کی بات نہیں ہے' اس میں فی نفسہٖ کوئی برائی نہیں ہے۔ لہٰذا تعمیر سیرت اور اخلاقی ترفع حاصل کرنے کے لئے ترک دنیا اسلام کی روش اور محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت نہیں ہے۔ تمام ناجائز راستے بند کر کے نکاح کا جائز راستہ کھول دیا گیا کہ اس راستہ سے انسان اپنے جنسی جذبہ کی تسکین حاصل کرے۔

حدیث نبویؐ کی رو سے ایک بندۂ مومن کے لئے یہ عمل بھی عبادت کا ایک جزو بن جاتا ہے' جب کہ یہ فعل اس قاعدہ' ضابطہ اور قانون کے تابع رہ کر ہو رہا ہو' جو اللہ نے اس کے لئے معین فرما دیا ہے۔

(اقتباس از : مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب' ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ)

شمارہ : 18   قیمت : 2 روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

قانون تحفظ ناموس رسالتؐ ....اور مسیحی برادری!

رواں ہفتہ میں ملکی اور بین الاقوامی سطح پر تین انتہائی اہم اور حساس نوعیت کے واقعات رونما ہوئے۔ ساہیوال کی ایک عدالت نے توہین رسالت کے مرتکب ایوب مسیح کو چند روز پہلے سزائے موت کی سزا سنائی تھی۔ اس عدالت کے عین سامنے فیصل آباد کے بشپ جان جوزف نے خود کو گولی مار کر خودکشی کرلی۔ وزیراعظم نے آئی پی پی کے مسئلہ پر ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے خطاب کرتے ہوئے عوام کو اعتماد میں لینے کی کوشش کی۔ علاوہ ازیں بھارت میں بی جے پی کی حکومت نے عالمی رائے عامہ اور امریکی دھمکیوں کو مکمل طور پر نظرانداز کرتے ہوئے ایٹمی دھماکے کر دیئے۔ اگرچہ یہ تینوں واقعات اتنے اہم ہیں کہ ان پر الگ الگ تفصیلی اظہار رائے کیا جاتا' لیکن ان کی اسی اہمیت اور حساسیت کے پیش نظر یہ بھی ضروری ہے کہ ان پر فوری طور پر اظہار خیال کیا جائے' چاہے اس کے لئے اختصار سے کام لینا پڑے۔

ہمارے نزدیک اہم ترین اور حساس ترین معاملہ بشپ جان جوزف کی مبینہ خودکشی بلکہ قتل اور اس کے نتیجہ میں ملک میں پیدا ہونے والی مسلم عیسائی کشیدگی ہے۔ ملک کے بعض شہروں میں توڑ پھوڑ ہو چکی ہے اور مذہبی بنیاد پر تصادم کا خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ جب سے وفاقی شرعی عدالت کے فیصلہ کے ذریعے توہین رسالت کے مجرم کو سزائے موت دینے کا قانون 295C ملکی قانون کا حصہ بنا ہے' پاکستان کے عیسائیوں میں اس حوالے سے اضطراب پایا جاتا ہے۔ سیکولر جمہوری نظام کا نام نہاد علمبردار مغرب اپنے پورے وسائل کے ساتھ جن میں سے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا خاص طور پر قابل ذکر ہیں' اپنی پوری قوت کے ساتھ پاکستانی عیسائیوں کی پشت پر ہیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ ملکی آزادی اور خود مختاری کے شدت سے قائل اسلامی جمہوریہ پاکستان کی حکومت سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ اس قانون کو بلا تاخیر منسوخ کیا جائے۔ عیسائی دنیا علی الاعلان اور بلا استثنا یہ دعویٰ کرتی ہے کہ وہ انبیا اور رسل اور بزرگان دین کی عزت و احترام کے شدت سے قائل ہیں لیکن اس کے باوجود مغربی اقوام اس قانون کو منسوخ کرانے پر تلی ہوئی ہیں جو قانون حرکت میں اس وقت آتا ہے جب انبیاء و رسل ﷺ یا بزرگان کی توہین کی جائے۔ کسی قانون سے اگر کسی فرد یا کمیونٹی کے دنیوی مفادات مجروح ہوں یا اس سے کسی فرد یا گروہ کے مذہبی عقائد پر ضرب لگے تو متاثرین کو حق حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے جذبات کا اظہار کریں اور اس قانون کو تبدیل کرانے کے لئے جدوجہد کریں۔ ہمارا کوئی عیسائی بھائی یا پوری عیسائی دنیا یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ توہین رسالت کا قانون (295C) کسی لحاظ سے بھی ان سے امتیازی سلوک کرتا ہے یا اس قانون کا کوئی جز ان کے لئے اشتعال انگیز ہے! یقیناً ایسا نہیں ہے تو پھر کیا وہ دوسرے مذہب کی محترم شخصیات کی توہین کرنے کا حق مانگ رہے ہیں۔ کل کلاں کوئی چور یا ڈاکو یہ مطالبہ کر سکتا ہے کہ فلاں قانون میرے راستے میں حائل ہے' اسے منسوخ کیا جائے۔ یہاں یہ واضح کرنا از حد ضروری ہے کہ پاکستان میں توہین رسالت کا قانون تمام انبیاء اور رسل ﷺ کے ناموس کا تحفظ کرتے ہوئے ہر گستاخ کو اپنی گرفت میں لیتا ہے جب کہ بعض مغربی ممالک میں صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین پر سزائے موت کا قانون موجود ہے جو یقیناً ایک امتیازی قانون ہے۔ پاکستان کے عیسائی خصوصاً عیسائی رہنما اپنے اور عوام کے جذبات کو قابو میں رکھیں' ہوش و حواس کو قائم رکھیں اور نادیدہ قوتوں کے آلہ کار بن کر ملک میں امن و امان کی کیفیت کو مخدوش نہ بنائیں۔

ہماری رائے میں مسلمانان پاکستان نے اپنے عیسائی بھائیوں کے اشتعال انگیز نعروں' ان کی توڑ پھوڑ اور غیر قانونی حرکات کے باوجود صبر و تحمل کا دامن نہیں چھوڑا اور مذہبی رواداری سے کام لیتے ہوئے اپنے مزاج کے بالکل برعکس اشتعال انگیز تقریروں اور تحریروں سے صرف نظر کیا ہے۔ ہم مسلمانان پاکستان سے اپیل کریں گے کہ وہ اپنی اس فراخدلانہ روش پر سختی سے قائم ہیں اور کسی شرانگیز فرد یا گروہ کو موقع نہ دیں کہ وہ مذہبی بنیادوں پر ملک میں فتنہ و فساد برپا کر سکے۔ ساتھ ہی ساتھ ہم حکومت سے بھی پر زور مطالبہ کریں گے کہ وہ کسی اندرونی یا بیرونی دباؤ میں آکر توہین رسالت کے قانون کو نہ تو منسوخ کرے اور نہ ہی اس میں کسی قسم کی ترمیم کرنے کا خیال کرے۔ اس قانون کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ توہین رسالت کا ملزم جب تک "مجرم" ثابت نہ ہو جائے اس کو سزا نہیں ملتی۔ توہین رسالت کا جرم چونکہ ایک جذباتی معاملہ ہے اس لئے ہر وقت یہ امکان موجود رہتا تھا کہ لوگ سنی سنائی بات پر یقین کر کے کسی شخص کو انتقام کا نشانہ بنا ڈالیں۔ بشپ جان جوزف نے خودکشی کی ہے یا یہ مالیاتی بنیاد پر ہونے والے باہمی جھگڑے کے نتیجہ میں قتل ہوا ہے؟ دونوں صورتوں میں عیسائی اقلیت اور مغربی دنیا کا مسلمانوں کے خلاف احتجاج اور اشتعال انگیز حرکات غیر منطقی اور ناقابل فہم ہیں۔

اتوار کی رات وزیر اعظم جناب محمد نواز شریف نے ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے یک نکاتی ایجنڈا پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے اپنی اس بات کو دہرایا ہے کہ بے نظیر حکومت نے نجی کمپنیوں کے ساتھ بجلی کی خریداری کے جو معاہدے کئے تھے اس سے نہ صرف یہ نقصان ہوا کہ عوام کو بجلی مہنگے داموں خریدنی پڑی بلکہ ملک میں مہنگائی کا عذاب صرف اور صرف ان معاہدوں کی وجہ سے مسلط ہے۔ نواز حکومت ایک عرصے سے ان معاہدوں کو قومی مفادات کے خلاف سازش قرار دے چکی ہے۔ موجودہ حکومت کے مطابق ان معاہدوں پر اگر عملدرآمد ہوتا ہے تو واپڈا ہی نہیں پوری ملکی معیشت کا بیڑہ غرق ہو جائے گا۔ سوال یہ ہے کہ ملکی مفادات سے غداری کے مرتکب افراد کے خلاف موجودہ حکومت نے پندرہ ماہ میں سوائے بیان بازی کے کیا اقدامات کئے ہیں؟ ان قومی مجرموں کو عدالت کے کٹہرے میں کیوں نہیں لایا جاتا؟ کیا ہماری حکومت کا عدلیہ سے اعتماد بالکل ختم ہو چکا ہے۔ علاوہ ازیں عوام پر پڑنے والا یہ بوجھ محض واویلا کرنے سے ختم نہیں ہوگا۔ حکومت نے اب تک اس بوجھ کو کم کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں۔ حیران کن امر یہ ہے کہ وزیر اعظم

قوم کو یہ بھی بتاتے ہیں کہ منگلا ڈیم سے بننے والی بجلی انتہائی سستے داموں حاصل کی جا رہی ہے اور پھر بھی کالا باغ ڈیم بنانے کا اعلان نہیں کرتے۔ عوام وزیر اعظم سے یہ سوال کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ اگر کمیشن یا کک بیک کی خاطر بجلی کے معاہدے کرنا غداری ہے تو سیاسی مفادات کی خاطر سستی بجلی کے حصول سے گریز کرنا کس زمرے میں آتا ہے؟ کالا باغ ڈیم کی تعمیر کے لئے پھر ایک کمیٹی قائم کر دی گئی ہے۔ پاکستان میں کمیشن اور کمیٹیاں ہمیشہ معاملات پر مٹی ڈالنے اور عوام کو دھوکہ دینے کے لئے تشکیل دی جاتی ہیں۔

وزیر اعظم صاحب! عوام کو کب تک محض وعدوں سے بہلایا جاسکے گا؟ کب تک محض یہ کہہ کر وقت گزاری کی جاسکے گی کہ میرے دل میں عوام کا بڑا درد ہے اور میں عوام کے لئے کچھ کر گزرنا چاہتا ہوں! عوام اب ان وعدوں کی تکمیل چاہتے ہیں۔

اس وقت حکومت کے پاس سنہری موقعہ ہے۔ تیل کی قیمتیں عالمی سطح پر نصف رہ گئی ہیں۔ ایک اطلاع کے مطابق حکومت کو اس سال تیل کی قیمت میں کمی کی وجہ سے ۴۲ ارب روپے کی بچت ہوگی۔ عوام بری طرح پس رہے ہیں۔ گزشتہ حکومت نے تھرمل معاہدے کئے، بجلی مہنگی ہوگئی جس کی زد عوام پر پڑی۔ اب تیل ارزاں ہوا ہے تو آپ کی حکومت اس کے فوائد سے عوام کو محروم کر رہی ہیں۔ ہماری نواز شریف حکومت سے دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ بجلی کے بلوں پر عائد سرچارج اور ایڈیشنل سرچارج جو نواز حکومت ہی کے گزشتہ دور میں نافذ کئے گئے تھے انہیں واپس لے کر عوام کو فوری ریلیف دے، وگرنہ عوام کو اب زیادہ دیر تک خوبصورت وعدوں سے ٹرخایا نہیں جاسکتا!

پاکستان کی سرحد سے صرف ۹۳ میل دور راجستھان کے صحرائی علاقے پوکھران میں بھارت نے بیک وقت زیر زمین ایٹم، نیوٹران اور ہائیڈروجن بم دھماکے کئے ہیں۔ بھارت کے حالیہ دھماکوں سے علاقے میں ایٹمی دوڑ کا ایک ناختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ ظاہراً پاکستان کے پاس اس کے سوا کوئی حل نہیں ہے کہ وہ بھی جوابی کارروائی کرے اور بلا تاخیر ایٹمی دھماکہ کر ڈالے۔ حکمرانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ پاکستان کی سلامتی کو ہر دوسری چیز پر ترجیح دیں اور کسی بڑی قوت سے خوفزدہ ہوئے بغیر ملک کی سلامتی کے تحفظ کے لئے ضروری اقدامات کریں۔

انتقالِ پُرملال

اسرہ ہیر کرباٹھ لاہور کے رفیق خالد محمود میو کے دادا جان کا انتقال ہوگیا ہے۔ نماز جنازہ حافظ محمد اقبال نے پڑھائی۔ رفقاء و احباب سے مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ

اطلاع برائے رفقاء واحباب

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ اپنے گھٹنوں کے کامیاب آپریشن کے بعد ان شاء اللہ العزیز ۲۱ مئی کو لاہور تشریف لا رہے ہیں۔ رفقاء و احباب مطلع رہیں کہ جمعۃ المبارک ۲۲ مئی ۹۸ء کو مسجد دارالسلام باغ جناح لاہور میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمائیں گے۔

قرآن کالج لاہور

کے زیر اہتمام

میٹرک کے امتحانات سے فارغ طلبہ کے لئے

اسلامک جنرل نالج ورکشاپ

- آغاز کلاس : 18 مئی 1998ء
- دورانیہ : ایک ماہ
- اوقات : 7:30 تا 11:30
- مضامین : ۱) تجوید و ناظرہ ۲) مطالعۂ قرآن حکیم ۳) ابتدائی عربی ۴) تعارف ارکان اسلام، مسائل نماز ۵) کمپیوٹر
- کورس کے اختتام پر کامیاب طلبہ میں اسناد تقسیم کی جائیں گی۔
- ہاسٹل کی محدود سہولت دستیاب ہے۔

191 ـ اتاترک بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور ـ فون : 5833637

شیطان کی منطق!

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں منقول ہے کہ شیطان نے آپ سے مل کر کہا کہ تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ تمہیں وہی پیش آتا ہے جو خدا نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے۔ آپ نے فرمایا بیشک۔ اس نے کہا اچھا ذرا اس پہاڑ سے اپنے کو گرا کر دیکھو! اگر خدا نے تمہارے لئے سلامتی مقدر کر دی ہے تو پھر تم سلامت ہی رہو گے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اے ملعون اللہ عزوجل ہی کو یہ حق ہے کہ وہ اپنے بندوں کا امتحان لے۔ بندے کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ خدائے عزوجل کا امتحان لے۔

مدیر ندائے خلافت کے نام قارئین کے خطوط

ندائے خلافت کو ظاہری اور معنوی لحاظ سے بہتر بنانے کے ضمن میں مدیر ندائے خلافت کے نام قارئین کے موصولہ خطوط کی رسید دی جارہی ہے۔ تجاویز بھیجنے والے تمام احباب کا بہت بہت شکریہ۔ ان تجاویز پر مناسب وقت پر غور کیا جائے گا۔ (ادارہ)

- راولپنڈی سے جناب طارق محمود، ڈاکٹر اشفاق احمد، رؤف اکبر
- انجینئر محمد فاروق، دیر، صوبہ سرحد
- جناب رضا محمد گجر، تونسہ شریف، ڈیرہ غازی خان
- محمد اقبال، ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
- جناب مقصود احمد، پھالیہ، منڈی بہاؤالدین

حق احتساب اور عدل وانصاف ...... عظمت کے نشان

(مرتب : حافظ محبوب احمد خان)

حق باحقدار رسید

والی بصرہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ وہ خطبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام لے کر ان کے حق میں دعا کرتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سوا اور کسی صحابی کا ذکر نہ کرتے۔ خبہ بن محصن نے عین خطبہ میں کھڑے ہو کر کہا کہ "آپ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا نام کیوں نہیں لیتے' کیا عمرؓ' ابو بکرؓ سے افضل ہیں؟"۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے یہ واقعہ حضرت عمرؓ کو لکھ بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خبہ بن محصن کو مدینہ میں طلب کیا۔ خبہ نے حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ تم نے کس حق سے مجھ کو یہاں طلب کیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: "ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا تم سے کیا معاملہ پیش آیا؟" انہوں نے واقعہ کی حقیقت بیان کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور کہا واللہ تم بر سر حق ہو' پھر کہا کہ مجھ سے خطا ہوئی مجھے معاف کر دو۔ (الغزالی)

بے لاگ انصاف

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کسی دیہاتی سے گھوڑا خریدا اور اس کی پشت پر سوار ہو کر روانہ ہو گئے۔ تھوڑی دور ہی گئے ہوں گے کہ گھوڑا بے دم ہو گیا' دوڑنے کے لائق نہ رہا۔ اسے لے کر واپس آئے اور بیچنے والے سے کہا' اپنا گھوڑا واپس لے لو یہ دوڑنے کے قابل نہیں' اس کو بیماری ہے۔ دیہاتی نے کہا' میں نے تو اسے صحیح و سالم حالت میں بیچا تھا اب میں اسے واپس نہیں لوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تب کسی قاضی کے پاس چلو' وہ ہمارا تمہارا فیصلہ کر دے گا۔ دیہاتی نے کہا ٹھیک ہے چلئے' قاضی شریح کے پاس چلتے ہیں۔ دونوں اپنا معاملہ لے کر قاضی شریح کے پاس پہنچے۔ دیہاتی کی بات سن کر قاضی شریح حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہوئے۔ امیر المومنین! کیا یہ بات سچ ہے کہ جس وقت آپ نے گھوڑا خریدا تھا' وہ صحیح و سالم تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ قاضی شریحؒ نے کہا تب تو گھوڑا آپ اپنے پاس ہی رکھئے یا پھر جیسا صحیح و سالم لیا تھا ویسا ہی واپس کیجئے۔

یہ گواہ تو معتبر ہیں مگر...

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک دل پسند قیمتی زرہ گم ہو گئی۔ کچھ دنوں کے بعد انہوں نے دیکھا کہ ایک یہودی ان کی وہ زرہ کوفہ کے بازار میں بیچ رہا ہے۔ آپؓ نے زرہ دیکھتے ہی پہچان لی۔ اُلٹ پلٹ کر غور سے اسے دیکھا اور جب یقین و اطمینان ہو گیا کہ وہ ان ہی کی کھوئی ہوئی زرہ ہے' تو مذکورہ شخص سے کہا یہ زرہ میری ہے فلاں شب فلاں جگہ میرے اونٹ سے گر گئی تھی۔ یہودی نے کہا' امیر المومنین! یہ زرہ میری ہے۔ میرے قبضہ میں ہے آپ کی کیسے ہے؟ حضرت علیؓ نے فرمایا: یہ زرہ میری ہے' میں نے کسی کے ہاتھ بیچی نہیں' کسی کو ہبہ نہیں کی' پھر تمہاری کیسے ہو گئی۔ ذمی نے کہا ہمارا آپ کا فیصلہ اب قاضی ہی کرے گا۔ دونوں عدالت میں پیش ہوئے۔ قاضی نے پہلے حضرت علیؓ کا بیان لیا۔ حضرت علیؓ نے اپنے بیان میں کہا کہ میری ایک زرہ فلاں شب فلاں جگہ گر گئی تھی وہ اس آدمی کے پاس ہے۔ اب قاضی نے ذمی کا بیان لیا۔ اُس نے کہا یہ زرہ میری ہے' اس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ میرے ہاتھ میں ہے لیکن میں امیر المومنین کو بھی جھوٹا نہیں کہہ سکتا۔ دونوں کا بیان سن کر قاضی شریح رحمہ اللہ حضرت علیؓ کی جانب متوجہ ہو کر بولے۔ امیر المومنین آپ جو کچھ فرما رہے ہیں یقیناً سچ ہے۔ یعنی زرہ آپ ہی کی ہے لیکن اپنے دعوے کی صداقت کیلئے آپ کو دو گواہ پیش کرنے ہوں گے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا میں دو گواہ پیش کر سکتا ہوں ایک میرا لڑکا حسن ہے اور دوسرا گواہ میرا غلام قنبر۔ قاضی شریح رحمہ اللہ نے کہا لیکن باپ کے حق میں بیٹے کی گواہی شرعاً معتبر نہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا سبحان اللہ کیا ایک جنتی کی گواہی معتبر نہیں' کیا آپ نے یہ حدیث نہیں سنی ہے کہ "حسن و حسین جوانان جنت کے سردار ہیں"۔ قاضی شریح نے کہا کہ یہ حدیث تو سنی ہے لیکن باپ کے حق میں بیٹے کی گواہی شرعاً معتبر نہیں ہے۔ تب حضرت علیؓ نے یہودی سے کہا چونکہ ان دونوں کے علاوہ کوئی دوسرا گواہ میرے پاس نہیں ہے اس لئے زرہ تم لے جاؤ اب یہ سچ مچ تمہاری ہے۔ ذمی نے عدل و انصاف کی یہ ادائیں دیکھیں تو وہ بے اختیار بول اٹھا۔ آپ کے پاس گواہ نہیں ہیں تو میں خود گواہی دیتا ہوں کہ زرہ آپ ہی کی ہے' اور اُس نے اسلام قبول کر لیا۔

مسجد کی توسیع ضروری سہی مگر؟

مصر کی ایک عیسائی عورت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شکایت کرتی ہے کہ مصر کے گورنر حضرت عمرو بن العاص نے زبردستی اس کا گھر مسجد میں شامل کر لیا ہے۔ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ گورنر مصر سے دریافت فرماتے ہیں' وہ وضاحت فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کیلئے مسجد تنگ پڑ رہی تھی۔ اس عورت کا مکان مسجد سے قریب تھا۔ اس سے کہا گیا کہ معاوضہ لے لو اور مسجد کی ضرورت کے مطابق توسیع کرنے دو۔ اُس نے انکار کیا تو ہم نے مسجد کی شدید ضرورت کی بنا پر مکان گرا کر مسجد میں شامل کر لیا ہے اور اس کی رقم بیت المال میں جمع کرا دی ہے کہ وہ جب چاہے رقم حاصل کر لے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ تفصیلات سننے کے بعد حضرت عمرو بن العاصؓ گورنر مصر کو حکم دیا کہ مسجد کا وہ حصہ گرا کر اس عیسائی عورت کا مکان دوبارہ بنوا کر واپس کروا دیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

مجاہدین اسلام کی پریشانی!

دور فاروقیؓ میں حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں دمشق فتح ہوا۔ فتح کے بعد عیسائی آبادی خوف زدہ تھی کہ جلاوطنی ہو گی یا قتل۔ مگر حضرت ابو عبیدہ بن الجراح اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ان کے سب سے بڑے گرجا گھر میں جو عیسائیوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا ہے' کھڑے ہیں۔ نماز کا وقت آ جاتا ہے مسلمان نماز کیلئے جگہ کی تلاش میں اِدھر اُدھر نظر دوڑاتے ہیں۔ عیسائیوں کو پتہ چلتا ہے تو گزارش کرتے ہیں کہ آیئے اس بڑے گرجا گھر کے ایک حصہ کو مسجد بنالیجئے اور دونوں مسلمان و عیسائی اپنے اپنے نماز کے اوقات میں ایک قبلہ کی جانب اور دوسرا مشرق کی جانب رخ کر کے نمازیں ادا کرتے ہیں۔

میرا ایک بھائی، اہلیہ، دو بیٹے اور ایک بیٹی بھی تنظیم اسلامی میں شامل ہیں

میں نے امیر محترم کے حکم پر اپنی معاش کو اللہ کے حوالے کر کے ملازمت کو خیرباد کہہ دیا

شرعی پردے کے نفاذ کے ضمن میں میرے خاندان نے یکسر عدم تعاون کا مظاہرہ کیا

تنظیم اسلامی پاکستان کے ناظم اعلیٰ جناب عبدالرزاق کی نمائندہ "ندائے خلافت" سے خصوصی گفتگو

تنظیم اسلامی پاکستان کی مرکزی ٹیم کے شخصی تعارف کے سلسلے کا دوسرا انٹرویو قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔ اِس مرتبہ تنظیم اسلامی کے ناظم اعلیٰ جناب عبدالرزاق کی گفتگو پیش خدمت ہے حسب سابق یہ انٹرویو بھی ہمارے رفیق کار مرزا ندیم بیگ نے کیا ہے۔ (مدیر)

☆ جناب ناظم اعلیٰ صاحب! ہمارے قارئین کو اپنا ذاتی تعارف بھی کروائیں اور خاندانی پس منظر سے بھی آگاہ فرمائیں۔

○ ذاتی تعارف کے حوالہ سے عرض ہے کہ میرا نام عبدالرزاق ہے۔ ہمارا آبائی تعلق شہر لاہور ہی سے ہے۔ میرے والد صاحب شیخ قمرالدین مرحوم انار کلی میں گھڑیوں کی دکان پر بطور گھڑی ساز کام کرتے تھے۔ والد صاحب ۱۹۶۴ء میں اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ ہم چھ بھائی ہیں، جن میں سے ایک بھائی کا انتقال ہو گیا ہے۔ بھائیوں میں میرا نمبر درمیان میں آتا ہے، تین بھائی بڑے اور تین چھوٹے ہیں۔ میرا چھوٹا بھائی ارشد جو کہ لندن میں مقیم ہے، تنظیم اسلامی میں شامل ہے۔

ہمارے گھر کی دینی کیفیت نماز روزے تک محدود تھی۔ مسلک کے اعتبار سے خاندان کا تعلق بریلویت سے رہا اور ہم خود اُسی ماحول میں پروان چڑھے۔

☆ آپ نے تعلیمی مراحل کیسے اور کہاں کہاں طے کئے؟

○ میری تعلیم ایف ایس سی نان میڈیکل تک تو ریگولر طریقے سے ہوئی ہے مگر خراب معاشی حالات کی وجہ سے میں مزید تعلیم کا سلسلہ جاری نہ رکھ سکا۔ اگرچہ بعد میں، میں نے بی اے اور ایم اے اسلامیات پرائیویٹ امیدوار کی حیثیت سے پاس کئے۔

☆ تعلیم کے بعد آپ کے مشاغل کیا رہے ہیں؟

○ تعلیم کے بعد میں نے پی آئی اے میں بطور سٹینو ٹائپسٹ ملازمت اختیار کر لی جبکہ ۱۹۸۱ء میں ملازمت کو خیرباد کہہ دیا۔

☆ آپ نے اپنی ملازمت کو کیوں خیر باد کہا؟

○ ۱۹۸۰ء میں تنظیم اسلامی میں وسعت کے پیش نظر امیر تنظیم اسلامی جناب ڈاکٹر اسرار احمد نے اعلان کیا کہ

مجھے کچھ ایسے افراد درکار ہیں جو اپنی رہائش اور معاش اللہ کے حوالے کر کے اپنے آپ کو پیش کریں۔ میں بھی ان چند خوش نصیب لوگوں میں شامل تھا، جنہوں نے اپنے آپ کو پیش کیا۔ اس کے بعد امیر محترم نے حکم دیا کہ ملازمت کو چھوڑ کر کراچی سے لاہور منتقل ہو جاؤ۔ تب میں ۲/ نومبر ۱۹۸۱ء میں اپنی ملازمت سے استعفاء دے کر قرآن اکیڈمی لاہور منتقل ہو گیا۔ قرآن اکیڈمی منتقلی کے بعد میں نے پہلے دو سالہ کورس کی تکمیل کی۔ اس کے بعد ابتدائی طور پر عربی زبان مولانا امین احسن اصلاحی مرحوم کے شاگرد خاص خالد مسعود صاحب سے سیکھی۔ اُن سے میں نے "اسباق النحو" دو دفعہ پڑھی۔ اس کے علاوہ نظم قرآن کے حوالے سے قرآن پاک کا ترجمہ بھی پڑھا۔ اس دوران امیر محترم نے قرآن اکیڈمی میں ایک ماہ کا عربی کورس شروع کیا جس میں مجھے دوسری پوزیشن حاصل ہوئی۔

☆ تنظیم اسلامی سے کیسے تعارف ہوا؟

○ تنظیم اسلامی تو خیر بعد کی بات ہے میرا امیر محترم سے ابتدائی تعارف ۱۹۶۸ء میں جامع مسجد خضریٰ سمن آباد میں ہوا۔ وہاں اُن دنوں امیر محترم کا ہفتہ وار درس قرآن ہوا کرتا تھا۔ میں نے "مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق" کے موضوع پر خطاب سنا۔ اِس خطاب نے دل پر ایسا اثر کیا کہ الحمدللہ اُس دن سے لے کر آج تک اُسی مقصد کی تکمیل کے لئے کوشاں ہوں۔

۷۲ء میں انجمن خدام القرآن لاہور قائم ہوئی تو میں نے اولاً اُس میں شمولیت اختیار کی۔ اس کے بعد تنظیم اسلامی کے قیام کے لئے لاہور میں اجلاس ہوا تو میں کراچی سے شامل ہوا تھا۔ میں اللہ کے فضل سے تنظیم اسلامی کا تاسیسی رکن ہوں۔

☆ آپ کے گھر کی دینی کیفیت کیسی ہے؟

○ ملازمت کو خیرباد کہنے کے بعد میں اپنی فیملی سمیت قرآن اکیڈمی منتقل ہو گیا۔ قرآن اکیڈمی لاہور میں رہائش کی برکت سے میری گھریلو زندگی پر بہت مثبت اثر پڑا جس کی نمایاں مثال میرے تین بچے حافظ قرآن ہیں۔ اس کے علاوہ میری اہلیہ اور بیٹی نے امیر محترم کی اہلیہ سے پورے قرآن کا ترجمہ بھی مکمل کیا ہے۔

☆ آپ کے کتنے بچے ہیں اور کیا وہ تنظیم میں شامل ہیں؟

○ الحمدللہ میرے سات بچے ہیں جن میں پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ دو بیٹے اور ایک بیٹی تنظیم میں شامل ہیں جبکہ میری اہلیہ بھی تنظیم اسلامی کی رفیقہ ہیں۔

☆ آپ کے باقی خاندان کی دینی کیفیت کیسی ہے؟

○ ہمارے خاندان کا ماحول روایتی مذہب پر عمل کرنے والے گھروں کی طرح کا ہے۔ ویسے چند ایک معاملات میں مجھے خاندان کا تعاون حاصل رہا مگر شرعی پردے کے ضمن میں انہوں نے میرے ساتھ کوئی تعاون نہیں کیا حالانکہ میں نے ان کو بہت سمجھایا۔ حتیٰ کہ متعدد مرتبہ خطوط بھی لکھے مگر "یارب نہ وہ سمجھے ہیں

اور نہ سمجھیں گے" کے مصداق وہ اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہے۔

☆ آپ نے تنظیم میں کس کس حیثیت سے کام کیا؟

○ قرآن اکیڈمی لاہور میں مختلف انتظامی امور سرانجام دیئے ہیں جن میں مدیر مکتبہ ٬ ناظم عمومی ٬ امیر محترم کا پرسنل سیکرٹری ہونے کے علاوہ تنظیمی ذمہ داریاں بھی ساتھ ساتھ نبھائیں جن میں کراچی قیام کے دوران نقیب اسرہ ٬ نائب امیر حلقہ لاہور ٬ ناظم پنجاب ٬ ناظم اعلیٰ تنظیم اسلامی ٬ ناظم اعلیٰ تحریک خلافت پھر ایک موقع پر سیکرٹری تحریک خلافت گزشتہ سال کراچی تبادلہ کر دیا گیا

وہاں میں نے ناظم حلقہ کراچی کی ذمہ داری نبھائی بلکہ ایک زمانے میں امیر محترم نے تنظیم کے چار افراد کو اپنے نائب کی حیثیت سے بیعت لینے کا اختیار دیا تھا ٬ ان چار میں میں بھی شامل تھا۔ ان حضرات میں میں چوہدری رحمت اللہ بٹر ٬ قمر سعید قریشی اور ڈاکٹر تقی الدین صاحب شامل ٬ لیکن ہم سے یہ اختیار امیر محترم نے جلد ہی واپس لے لیا۔

☆ آپ کس شخصیت سے متاثر ہیں؟

○ مجھے اپنی زندگی میں سب سے زیادہ قربت امیر محترم کی میسر رہی ہے اور میں اُن ہی سے متاثر ہوں۔

☆ آپ کا کبھی امیر محترم سے کسی مسئلے میں اختلاف بھی ہوا ہے؟

○ فکری اختلاف تو خیر کبھی نہیں ہوا مگر رائے کا اختلاف کئی بار ہوا ہے اور اس کا اظہار بھی کرتا رہا ہوں۔

☆ آپ نے کن تفاسیر قرآنی کا مطالعہ کیا ہے؟

○ میرے مطالعہ میں مولانا امین احسن اصلاحی مرحوم کی تدبر قرآن ٬ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی مرحوم کی تفہیم القرآن ٬ شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی کی تفسیر عثمانی کے علاوہ امیر محترم کے دروس قرآنی شامل رہے ہیں جن سے میں نے بہت استفادہ کیا ہے۔

وعدۂ الٰہی

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب حضورؐ غزوہ بدر سے فارغ ہو گئے تو آپ سے کہا گیا کہ اب اس قافلہ پر حملہ کر دیا جائے ٬ جو کچھ دور سے گزرنے والا تھا اس کے پیچھے کوئی طاقت نہیں۔ تو حضرت عباس بن عبدالمطلب نے جب کہ وہ اسیر اور جکڑے ہوئے تھے آپؐ سے پکار کر کہا کہ ایسا کرنا تمہارے لئے بہتر نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کیوں؟ تو جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے دو گروہوں میں سے ایک پر فتح دلانے کا وعدہ کیا تھا وہ پورا کر دیا گیا ہے۔

مکروہ نظام کے کرشمے

پاکستان کا مالک کون؟

Who owns Pakistan? — کون پاکستان کا مالک ہے؟ یہ شاہد الرحمٰن کی کتاب اکنامک جرنلسٹ کا ٹائٹل ہے ٬ جس کا افتتاح بدھ کے روز اسلام آباد میں بغیر کسی تقریب رونمائی کے اس طرح ہوا کہ موضوع سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کو خاموشی سے یہ کتاب پیش کر دی گئی۔ کتاب کا آغاز اس سوال سے ہوتا ہے کہ اس کتاب کا اور کیا نام رکھیں جب :

○ ایک شوگر مل جس پر قوم کا ۳۰ کروڑ روپیہ خرچ ہوا ہو ٬ ایک روپیہ ٹوکن قیمت لے کر فروخت کر دی گئی۔

○ پاکستان کے بڑے بڑے ہوٹلوں کے بیشتر سرکاری حصص ایک سماجی شخصیت کو مفت عطا کرنے کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ پہلے حصص کی خرید کے لئے اس شخص کو قرضے کی سہولت دی گئی اور بعد میں قرضہ معاف کر دیا گیا۔

○ ایک بہت بڑی کاروباری شخصیت کو جس نے بوگس ضمانتوں پر ساڑھے تین ارب روپے کے قرضے حاصل کر رکھے تھے ٬ ملک سے فرار ہونے دیا گیا جہاں اب وہ بڑے آرام سے رہ رہا ہے۔

○ ایک غیر معروف ادارے کو اسلام آباد سے ایک فون کال پر بغیر ضمانت کے ۱.۸ ارب روپیہ قرضہ دے دیا گیا۔ چہ جائیکہ قرضہ دینے والے بینکار کو جیل بھیجا جاتا ٬ اُلٹا اسے وفاقی وزیر بنا دیا گیا۔

○ FPCCI کی بیمار صنعتوں کی بحالی کے لئے قائم کردہ کمیٹی کے سربراہ نے جو ایک معروف تاجر ہیں ٬ ۵۰۰ ملین روپے کے حاصل کردہ قرضے معاف کرا لئے۔

○ ایک بہت بڑے صنعت کار کے ۶۱۷ ملین روپے کے غیر ملکی کرنسی میں حاصل کئے ہوئے قرضے ملکی کرنسی میں تبدیل کر کے ان کی وصولی ۱۹۹۰ء کی بجائے ۲۰۰۲ء تک موخر کر دی گئی۔

○ ۸۰ صنعتی یونٹ جن میں ۳۲ سب سے بڑے یونٹ بھی شامل ہیں ٬ صرف ۱۰ بلین روپے میں فروخت کر دیئے گئے۔ یہ یونٹ گزشتہ ۵۰ سالوں میں قوم کے پیسے سے سرکاری اور نجی شعبے میں قائم ہوئے تھے۔ طرفہ تماشا یہ ہے کہ ان صنعتی اداروں کے ذمہ دار کئی بلین روپے کی جو ملکی اور غیر ملکی رقوم واجب الادا ہیں وہ حکومت پاکستان ادا کر رہی ہے اور جنہوں نے یہ یونٹ خریدے ہیں وہ نجکاری کمیشن کے ۴ بلین روپے دبا کر بیٹھ گئے ہیں۔

○ قومی بینکوں سے لئے گئے قرضوں کا ۸۰ فیصد ۱۵۰۰ افراد اور کمپنیوں نے لے رکھا ہے۔ ان میں ۱۳۰ بلین روپے تو ویسے ہی پھنسے ہوئے ہیں جبکہ ۸.۲ بلین روپے معاف ہو چکے ہیں۔ عوام کا مطالبہ تھا کہ یہ تمام قرضے ان لوگوں سے واپس لئے جائیں لیکن حکومت نہ صرف یہ کہ انہیں قرضوں کی ادائیگی کے لئے مزید مہلت دینے پر راضی ہے بلکہ انہیں مزید قرض لینے کی سہولت بھی فراہم کر رہی ہے۔

○ ایک عام آدمی کو سو قسم کے مختلف ٹیکس ادا کرنے پڑتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں جن کے پاس دولت ہے ان کے لئے ٹیکس ادا کرنے سے بچنے کے لئے ۱۸۰/ راستے ہیں۔

○ پاکستان ان کا اور ان کے خاندان والوں کا ہے ٬ جن کی پشت پر موجودہ حکومتی نظام ہے اور جن کی دولت کا اندازہ خود حکومت کو بھی نہیں۔ ملک کے چوٹی کے ۴۴ خاندان ۵۰۰ بلین روپے کے مالک ہیں جو پاکستان کے مجموعی قومی بجٹ کے برابر ہے اس کے باوجود یہ لوگ جتنا انکم ٹیکس دیتے ہیں وہ نہ ہی پوچھیں تو اچھا ہے ٬ بلکہ بعض تو سرے سے کوئی ٹیکس ہی نہیں دیتے۔

(ڈان ۱۰/ مئی ۱۹۹۸ء)

پہلی نشست کی صدارت پروفیسر فیاض حکیم دوسری کی محترم عبدالرزاق اور تیسری کی ڈاکٹر عبدالخالق نے کی

رشید ارشد، گلریز اشرف، عمران ملک، ڈاکٹر ابصار احمد، اشرف وصی، اقبال حسین، محمد مبشر نے تقاریر کیں

سٹیج سیکرٹری کے فرائض نائب ناظم نشر و اشاعت نعیم اختر عدنان نے ادا کئے

قرآن آڈیٹوریم لاہور میں منعقدہ حلقہ پنجاب شرقی لاہور کے ایک روزہ "دعوتی و تربیتی اجتماع" کا آنکھوں دیکھا حال

مرتب : نعیم اختر عدنان

یکم مئی کو محنت کشوں کے دن کے حوالے سے پورے ملک میں عام تعطیل کی وجہ سے مارکیٹیں اور تجارتی و صنعتی ادارے بند ہوتے ہیں۔ کاروبار زندگی میں اس "بریک ڈاؤن" سے بھرپور فائدہ اٹھانے کیلئے تنظیم اسلامی حلقہ پنجاب شرقی (لاہور) کے امیر جناب پروفیسر فیاض حکیم نے لاہور کی جملہ تنظیموں کے اُمراء پر مشتمل "لاہوری قیادت" کے باہمی مشورہ سے حلقہ کے رفقاء کیلئے ایک روزہ دعوتی و تربیتی پروگرام منعقد کیا۔ ایک روزہ اجتماع کیلئے انجمن خدام القرآن لاہور سے قرآن آڈیٹوریم جملہ سہولتوں کے ساتھ حاصل ہوگیا۔ اس ایک روزہ دعوتی و تربیتی پروگرام کے آغاز کیلئے ۹ بجے کا وقت طے تھا' چنانچہ احساس ذِمہ داری اور عہد کی مسولیت کے احساس کے حامل رفقاء مقررہ وقت پر آڈیٹوریم میں حاضر تھے۔ امیر حلقہ کی طرف سے راقم کو ۹ بجکر ۱۰ منٹ پر پروگرام کے باقاعدہ آغاز کا حکم نامہ ملا۔ ایک روزہ اجتماع کی پہلی نشست کی صدارت کے لئے امیر حلقہ جناب فیاض حکیم کو کرسی صدارت سنبھالنے کی دعوت دی گئی۔

یوں رسمی کارروائی کی تکمیل کے بعد رفقاء واحباب کے دلوں کو قرآن کے نور سے منور کرنے اور اُن کے قلوب و اذہان کو ایمان حقیقی کی دولت سے آشنا کرنے کے لئے "ندا" کے بانی جناب اقتدار احمد مرحوم کے "پسر خورد" جناب رشید ارشد نے درس قرآن دیا۔ موضوع درس "اسلامی تحریک کے کارکنوں کے اوصاف تھا"۔ مقرر موصوف نے دھیمے آہنگ مگر شستہ و سنجیدہ طرز بیان کے ذریعے سورۂ شوریٰ کی آیات کے حوالے سے رفقاء کے دلوں پر دستک دینے کی کامیاب کوشش کی۔ جناب رشید ارشد نے نبی اکرم ﷺ کے مقصد بعثت کے حوالے سے غلبہ دین کی جدوجہد اور اس کے تقاضوں سے عہدہ برا ہونے کے لئے ناگزیر زادِ راہ کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اقامت دین کا کٹھن فریضہ ادا کرنے والوں کو یہ پختہ یقین ہونا چاہئے کہ دین توحید کا اتمام لازماً ہو کر رہے گا' قرآن و احادیث اس اٹل حقیقت پر شاہد و عادل ہیں۔ اس راہ کے مسافروں کو ہر دم یہ اطمینان بھی حاصل رہنا چاہئے کہ دین کی نصرت و اقامت کی جدوجہد کرنے والوں کو ہر دور میں تائید ایزدی حاصل رہی ہے' چنانچہ تنظیم اسلامی کے جملہ رفقاء کو اپنے قلوب و اذہان میں یہ بات بٹھالینی چاہئے کہ غلبہ دین کی جدوجہد لازماً کامیاب و کامران ہوگی۔ یہ تصور ہمارے ذہنوں میں جاگزیں ہو جائے تو پھر ہمیں دنیا و آخرت کی زندگی کی نسبت و تناسب کو ملحوظ خاطر رکھ کر اپنی زندگی کا رخ متعین کرنا چاہئے۔ غلبہ دین کی جدوجہد کا اصل اور واحد معیار اسوہ حسنہؐ ہی ہے چنانچہ ہمیں حزب اللہ کا عملی پیکر بن کر ؎

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

کے مصداق اہل ایمان کے لئے ہمارے دلوں میں الفت و محبت کے جذبات موجزن ہوں تو دوسری جانب دشمنان دین کے لئے ہم "آہنی پنجہ" ثابت ہوں۔ جناب رشید ارشد نے کہا کہ جس طرح قرآن میں وارد "اقامت الصلوۃ" کے حکم کی تعمیل کا حق محض نماز پڑھ لینے سے ادا نہیں ہوتا' اسی طرح دین کی تعلیم و تدریس اور وعظ و نصیحت کافی نہیں ہے بلکہ ایک بندۂ مومن کا ناگزیر فریضہ ہے کہ وہ دین کے غلبہ و اقامت کی جدوجہد میں اپنا سب کچھ قربان کردے۔

تنظیم اسلامی کے رفقاء خود کو بجا طور پر قرآن سے وابستہ و پیوستہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر اس کے باوجود بعض ساتھی بسا اوقات درس قرآن کو رسمی وعظ اور "حسب معمول" کی شے تصور کر کے اس سے کماحقہ

جناب مرزا ایوب بیگ "تنظیم اسلامی کی دعوت" کے موضوع پر منعقدہ مذاکرہ کو "کنڈکٹ" کرتے ہوئے

قائم مقام امیر جناب ڈاکٹر عبدالخالق، امیر حلقہ پروفیسر فیاض حکیم اور ناظم اعلیٰ محترم عبدالرزاق شریک اجتماع ہیں

استفادہ نہیں کرپاتے۔ چنانچہ قرآن کی یہ درس و تدریس، یہ تذکیر و تبشیر اور وعظ و نصیحت کا سلسلہ تو اس وقت تک جاری رہنا ہے جب تک کیفیت یہ نہ ہو جائے کہ ؎

چوں بجا در رفت جاں چوں دیگر شد
جاں چوں دیگر شد جہاں دیگر شود

گویا بندۂ مومن کا قرآن مجید کے ساتھ ربط و تعلق ناقابل تقسیم وحدت کی حیثیت رکھتا ہے جسے علامہ اقبال نے یوں واضح کیا ہے ؎

"گر تو می خواہی مسلماں زیستن
نیست ممکن جز بہ قرآں زیستن

درس قرآن کے بعد "حکیم لاہور" جناب پروفیسر فیاض حکیم نے حلقہ کی (جنوری سے مارچ ۹۸ء) سہ ماہی کارکردگی کا اجمالی جائزہ پیش کیا۔ مختلف تنظیموں اور منفرد اُسرہ جات کے ذریعے انجام پانے والی دعوتی و تنظیمی اور تربیتی کاوشوں کے "میزانیہ" سے رفقاء کو مطلع کیا گیا۔ حلقہ لاہور کو اس عرصہ میں ۲۷ نئے رفیق سفر ملے۔

تبلیغی جماعت اپنے دعوتی کام کے جائزے کو "کارگزاری" کا نام دیتی ہے۔ راقم کے خیال میں "کارکردگی" کی بجائے "کارگزاری" کی اصطلاح زیادہ جامع اور معنی خیز ہے۔ خود احتسابی اور جائزہ فرد، جماعت اور قوم سب کے لئے انتہائی اہم ہے۔ متعین وقت کے لئے مخصوص کام سرانجام دینے والوں کے لئے یہ ایک ضروری امر ہے مگر ہمہ وقت، حاضر سروس مجاہدوں کے لئے تو گویا ہر لحظہ عمل کا دفتر ہوتا ہے۔ چنانچہ علامہ اقبال بندہ مومن کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ؎

تیرے شب و روز کی اور حقیقت ہے کیا
ایک زمانے کی رو، جس میں دن ہے نہ رات

"اقامت دین کی جدوجہد میں ذاتی رابطہ اہمیت و ضرورت" کے موضوع پر لاہور جنوبی کے رفیق جناب گلریز اشرف قریشی نے روشنی ڈالی۔ انہوں نے رفقاء کو غلبہ دین کے تقاضوں سے عہدہ برا ہونے کے لئے ذاتی رابطہ کے لئے اپنے اوقات فارغ کرنے کی ترغیب دلائی۔

دعوت دین اور ذاتی رابطہ میں چولی دامن کا ساتھ ہے مگر "غم روزگار" کی دلفریبیوں میں گم ہو جانے والوں کے لئے وقت کا ایثار ہرگز آسان کام نہیں ہے۔ راقم کا ذاتی احساس ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کو خالق کائنات نے کمال فیاضی کے ساتھ روزانہ ۲۴ گھنٹوں کی بے بہا دولت عطا کر رکھی ہے، یہ ایسا خزانہ ہے جس کا مالک ہر شاہ و گدا، امیر و فقیر، خواندہ و ناخواندہ، مرد و زن اور پیر و جوان ہے۔ مگر خالق کائنات کی اس بے پایاں دولت کو ہم جان بوجھ کر چند روزہ زندگی کو "عیش کوش" بنانے کے لئے ضائع کر رہے ہیں۔ معاشی مصروفیات کے بعد ہمارا بہت سا وقت ٹی وی کے کھیل تماشے کا "آنکھوں دیکھا حال" دیکھنے کی نذر ہو جاتی ہے۔ اگر ہم اپنی توانائیوں، صلاحیتوں اور اوقات کار کو اپنی ناگزیر معاشی ضروریات کی فراہمی کے بعد غلبۂ دین کی راہ کے مسافر اور راہی تلاش کرنے میں صرف کر دیں تو ہمارے بہت سے تنظیمی و دعوتی مسائل اور مصائب از خود حل ہو جائیں گے۔

ایک روزہ پروگرام کا اہم ترین حصہ "تنظیم اسلامی کی دعوت" پر مبنی مذاکرے پر مشتمل تھا، جسے جناب مرزا ایوب بیگ نے کنڈکٹ کیا۔ مذاکرہ کے دیگر شرکاء میں لاہور جنوبی کے امیر جناب غازی محمد وقاص، لاہور وسطی کے جناب شیخ نفیس اور محمد یونس صاحب، لاہور شمالی کے امیر جناب اقبال حسین، طارق جاوید اور لاہور چھاؤنی کے محمد مبشر شامل تھے۔

سب سے پہلے اسلام کا تصور عبادت واضح کیا گیا کہ خود اسلام پر عمل کرنا، اس کی دعوت دینا اور اس کے قیام کی جدوجہد کرنا اور دین کے جامع اور ہمہ گیر تصور کے مطابق خود کو ہمہ تن، ہمہ وجوہ اور ہمہ وقت اللہ کی بندگی و اطاعت میں دے دینا ہے۔ طارق جاوید صاحب نے کہا کہ دور انحطاط و زوال کی وجہ سے مسلمانوں کی عظیم اکثریت میں دین کے بنیادی حقائق اور تصورات اپنی معنویت کھو چکے ہیں۔ چنانچہ جہاد بالنفس سے شروع ہونے والی جدوجہد کا آخری مرحلہ قتل فی سبیل اللہ ہے۔ پوچھا گیا کہ کیا مسلمانوں کی ہر جنگ "جہاد فی سبیل اللہ" ہے؟۔ اس سوال کے جواب میں جناب یونس صاحب نے کہا کہ دین کے غلبہ کے لئے کی جانے والی خالص جدوجہد ہی جہاد فی سبیل اللہ کہلاتی ہے۔ مرزا ایوب بیگ نے جناب محمد مبشر سے سوال کیا کہ کیا نیکی کی طرف راغب کر کے معاشرے کی خود بخود اصلاح ہو جائے گی؟۔ انہوں نے کہا کہ محض دعوت و تبلیغ سے انفرادی سطح پر تو اصلاح ہو جاتی ہے مگر دنیا میں کہیں بھی دعوت و تبلیغ سے نظام میں تبدیلی نہیں آتی۔ اگر محض دعوت و تبلیغ ہی سے تبدیلی آسکتی تو حضور ﷺ مکہ سے ہجرت نہ فرماتے اور انہیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو میدان جنگ میں کفار کا مقابلہ نہ کرنا پڑتا۔

شیخ نفیس صاحب سے پوچھا گیا کہ بعض مذہبی جماعتوں نے انتخابی سیاست کو حصول مقصد کے ذریعہ کے طور پر اپنا رکھا ہے، کیا انتخابی سیاست کے ذریعے دین کا نفاذ ممکن ہے؟۔ نفیس صاحب نے کہا کہ جاگیرداری نظام کی موجودگی میں مذہبی جماعتوں کا اقتدار میں آنا محال ہے۔ جاگیردار اور مذہبی وڈیرے ایک کریلا اور دوسرا نیم چڑھا کے مصداق باہم مل کر عوام کا استحصال کر رہے ہیں۔

لاہور غربی کے امیر حافظ علاؤ الدین، لاہور جنوبی کے امیر غازی محمد وقاص لاہور وسطی کے امیر عمران چشتی اور شیخ نفیس احمد اور محمد یونس

الجزائر میں اسلامک فرنٹ اور ترکی میں جناب نجم الدین اربکان کی الرفاہ پارٹی کی انتخابی کامیابی کی وجہ درحقیقت وہاں جاگیرداری اور فرقہ واریت کا نہ ہونا ہے۔ انتخابی میدان میں کامیابی کے باوجود الجزائر میں اسلامک سالویشن فرنٹ کو اقتدار نہ دیا گیا جبکہ ترکی میں اسلام کا نام لینے والے نجم الدین اربکان کی حکومت کو بے بس کر کے معزول کر دیا گیا۔

سوال کیا گیا کہ اگر دعوت و تبلیغ اور انتخابی سیاست کے ذریعے اسلام کا غلبہ ممکن نہیں ہے تو پھر یہ خواب کیسے شرمندہ تعبیر ہو گا؟۔ لاہور شمالی کے امیر جناب اقبال حسین

رفقاء حلقہ پنجاب شرقی لاہور اجتماع میں ہمہ تن گوش ہیں

نے اس سوال کے جواب میں کہا کہ نظام کی تبدیلی، انقلابی جدوجہد کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ انقلاب کا نام تو بہت عام ہو گیا ہے مگر حقیقی انقلاب سے بہت کم لوگ آشنا ہیں۔ انقلاب کیسے آئے گا؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے طارق جاوید صاحب نے کہا کہ ماضی قریب میں ایران میں برپا ہونے والا انقلاب پرامن جدوجہد کی نمایاں مثال ہے۔ مرزا ایوب بیگ نے شیخ نفیس سے پوچھا کہ کیا منہج انقلاب نبوی ﷺ کے تمام مراحل جوں کے توں اختیار کرنے ہوں گے؟۔ انہوں نے کہا کہ دعوت، تنظیم، تربیت اور صبر محض تک کے مراحل میں نبوی طریق ﷺ انقلاب کو جوں کا توں اپنانا ہو گا، البتہ اقدام اور مسلح تصادم کے مراحل میں تمدنی ارتقاء اور مسلم معاشرہ کی وجہ سے ہمیں اجتہاد کرنا ہو گا۔

انقلابی نظریہ کے علمبردار اور نظم کے خوگر افراد پر مشتمل ”حزب اللہ“ کے ذریعے باطل نظام کو چیلنج کیا جائے گا جس کے نتیجے میں یا تو حق کا بول بالا ہو جائے گا اور انقلابی جماعت کامیاب ہو جائے گی؟ بصورت دیگر باطل کا غلبہ بدستور قائم رہے گا اور اہل حق شہادت کے منصب جلیلہ پر فائز ہو جائیں گے۔ طارق جاوید اور اقبال حسین نے اسلام کے نظام عدل اجتماعی پر روشنی ڈالی اور واضح کیا کہ محض شرعی سزاؤں کے نفاذ سے نظام اسلام کی برکات پوری طرح ظاہر نہیں ہو سکتیں۔ مرزا ایوب بیگ نے بعثت انبیاء اور نزول کتب کا مقصد واضح کرنے کے لئے اقبال حسین کو اظہار خیال کی دعوت دی۔ انہوں نے کہا کہ سیاسی، سماجی اور معاشی سطح پر خلافت، مساوات اور امانت کے جملہ تصورات کو بروئے کار لا کر ہی اسلام کے نظام عدل اجتماعی کی برکات کا ظہور ہو سکتا ہے! جاگیرداری، سرمایہ داری اور سودی نظام جیسے استحصالی ذرائع کو ختم کر کے ہی خلافت کا عادلانہ نظام رائج کیا جا سکتا ہے جو صرف اور صرف منہج انقلاب نبوی کو اختیار کرنے ہی سے برپا ہو گا۔

نماز جمعہ اور دوپہر کے کھانے کے لئے عصر تک وقفہ رہا۔ نماز عصر کے بعد اجتماع کی دوسری نشست کا آغاز ہوا۔ صدارت ناظم اعلیٰ جناب عبدالرزاق نے کی۔ لاہور وسطی کے رفیق جناب عمران ملک نے امیر و مامور کا باہمی تعلق“ کے حوالے سے نہایت دلنشین انداز میں نصیحت آموز گفتگو کی جس میں ”امیر اور مامور“ کے حقوق و فرائض کو واضح کیا گیا۔

”اسلامی تحریک کے کارکنوں میں باہمی محبت اور اخوت کی ضرورت و اہمیت“ کے موضوع پر محمد مبشر نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ اور حضورؐ کی محبت ہر مسلمان کے ایمان کا بنیادی تقاضا ہے چنانچہ تحریک کے کارکنوں کی باہمی اخوت و محبت کے بغیر تنظیمی قافلہ متحرک نہیں ہو سکتا۔ ہم مقصد ساتھیوں کے مابین محبت اور قلبی وابستگی ایک فطری بات ہے۔

امیر تنظیم اسلامی کے بردار خورد جناب ڈاکٹر ابصار احمد نے ”توسیع دعوت کے ضمن میں تفریغ اوقات کی اہمیت“ کے موضوع پر محققانہ انداز میں بصیرت افروز خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ توسیع دعوت کے لئے اپنے اوقات کو فارغ کرنا انتہائی ضروری ہے۔ دین کی دعوت کا تقاضا پورا کرنے کے لئے ہر رفیق تنظیم کو ”فل ٹائم داعی“ بننا ہو گا، گویا اسے ہر جگہ اور ہر وقت اپنی دعوت کا ابلاغ کرنا ہو گا۔

لاہور غربی کے رفیق ڈاکٹر اقبال حسین نے خود کو ”ہر دم تیار مقرر“ قرار دیتے ہوئے کہا کہ میں ذہنا ہر وقت دین کی دعوت پہنچانے کیلئے اپنے آپ کو تیار رکھتا ہوں۔ چنانچہ آج بھی اچانک حکم دیئے جانے کے بعد میں آپ سے خطاب کر رہا ہوں۔ موصوف نے تنظیم اسلامی کی دعوت کے جملہ گوشوں کو اختصار مگر جامعیت سے واضح کیا۔

ناظم اعلیٰ محترم عبدالرزاق نے اپنے صدارتی خطاب میں ایک روزہ پروگرام کے انعقاد پر امیر حلقہ جناب فیاض حکیم کو مبارک باد دیتے ہوئے پروگرام کو سراہا اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ اس طرح کے پروگرام گاہے گاہے منعقد ہوتے رہنے چاہئیں تاکہ دین کا جامع تصور اور انقلابی طریقہ کار ہمارے قلوب و اذہان میں تازہ اور پختہ تر ہوتا چلا جائے۔ ایسے پروگراموں کے ذریعے رفقاء کی صلاحیتوں کو بھی جلا ملتی ہے اور تربیت کے نقطہ نظر سے بھی یہ پروگرام انتہائی مفید ثابت ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کے عادلانہ نظام حیات کو لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے تاکہ اسلام کے نظام عدل کے قیام کی اہمیت لوگوں کے سامنے واضح ہو سکے۔

ایک روزہ پروگرام کی تیسری و آخری نشست کی صدارت تنظیم اسلامی کے قائم مقام امیر جناب ڈاکٹر عبدالخالق نے کی۔ نائب امیر برائے حلقہ شرقی پنجاب جناب محمد اشرف وصی نے ”دو روزہ پروگرام کی ضرورت و اہمیت“ کے موضوع پر مدلل، پر تاثیر اور پرجوش گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ تنظیمی ”یافت“ یا out put عملاً

نظر آنی چاہئے۔ ہماری دعوت کے دو حصے ہیں ایک رفقاء کو نظم کا خوگر بنانا' دوسرے احباب کو انقلابی فکر سے روشناس کروا کر تنظیم سے وابستہ کرنا۔ انہوں نے کہا کہ اجتماعیت کے نظم کو اختیار کئے بغیر جماعتی زندگی کے تقاضے پورے نہیں کئے جاسکتے۔ تنظیم میں شمولیت اختیار کرکے اور خود کو نظم کے دائرہ میں لاکر اسی نظم کے تقاضے پورے نہ کرنا کیسا "ڈسپلن" اور کیسی بیعت و سمع و طاعت ہے؟۔ محمد اشرف وصی صاحب نے کہا کہ پورا ملک ہماری دعوت کا میدان ہے۔ ہمیں خود اس کے لئے سب کچھ مہیا کرنا ہو گا' قربانیوں کی گھاٹ اور اپنی مقتل گاہ خود تعمیر کرنا ہو گی۔ انہوں نے رفقاء کو دعوت فکر و عمل دیتے ہوئے کہا کہ دو روزہ پروگرام میں تنظیم کی فکری دعوت و تربیت اور عوام الناس میں تنظیم اور اس کی دعوت کا تعارف سمیت تمام ضروری لوازمات موجود ہیں۔ اگرچہ بحیثیت رفیق تنظیم ہمیں ہر وقت دعوت کا کام سرانجام دینا ہے' مگر دعوت کے ابلاغ کے لئے ہمیں اپنا وقت فارغ کرکے دو روزہ پروگراموں میں اپنی شرکت کو یقینی بنانا ہو گا۔

حلقہ لاہور کے رفقاء کیلئے سہ ماہی ٹارگٹ

امیر حلقہ جناب فیاض حکیم نے پروگرام کے کامیاب انعقاد پر تمام رفقاء کا شکریہ ادا کیا۔ امیر حلقہ نے رفقاء کو آئندہ تین ماہ کیلئے ٹارگٹ دیا۔

۱) ہر رفیق شعوری طور پر نظم کے کم از کم تقاضے پورا کرنے کی کوشش کرے۔

۲) مبتدی تربیت گاہ میں شرکت نہ کرسکنے والے رفقاء تربیت گاہ میں شرکت کو اپنی اولین ترجیح بنائیں اور ماہانہ اعانت کو upto date کریں۔

۳) حلقہ میں شامل ہر تنظیم تین ماہ میں کم از کم ایک روزہ پروگرام منعقد کرے۔

۴) ہر رفیق تین ماہ کے عرصہ میں میثاق اور ندائے خلافت کا ایک سالانہ خریدار بنائے۔

۵) ہر تنظیم درس قرآن کا ایک نیا حلقہ قائم کرے۔

۶) ہر تنظیم کم از کم ایک دو روزہ پروگرام منعقد کرے۔

امیر حلقہ جناب فیاض حکیم کے بعد قائم مقام امیر ڈاکٹر عبدالخالق نے ملک کے سیاسی حالات پر تبصرہ کیا۔ انہوں نے امریکہ کی پاکستان پر "نظر التفات" اور دینی جماعتوں کے کردار کا مدلل محاکمہ بھی کیا۔ نائب امیر کے

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

جمہوریت ــــــ مفکرین کی نظر میں

مرسلہ : وسیم احمد' لاہور

سقراط : اگر کوئی حکومت انسان کی لیاقت ہی کو مشکوک گردانتی ہے اور علم سے زیادہ 'تعداد کا احترام کرتی ہے تو ایسی حکومت کا جاہل ہونا کچھ تعجب کا باعث نہیں ہونا چاہئے۔ ظاہر ہے کہ جہاں فکر مفقود ہو گی' وہاں ابتری موجود ہو گی۔ مجمع عام جہالت کی بنا پر بہت جلد فیصلہ صادر کرتا ہے اور پھر دیر تک اپنے کئے پر پریشان رہتا ہے۔ کیا یہ ایک فرسودہ توہم نہیں کہ محض تعداد کی کثرت سے دانشوری وجود میں آجائے گی۔ اس کے برعکس یہ بات مسلمہ طور پر مشاہدے میں نہیں آتی کہ جو لوگ مجمعے میں شامل ہوتے ہیں وہ دوسروں سے کہیں زیادہ بیوقوف' تشدد پسند اور ظالم ہوتے ہیں۔

افلاطون : یہ کتنی بڑی حماقت ہے کہ ریاستی عہدیداروں کا انتخاب عوام پر چھوڑ دیا جاتا ہے' جو سادہ لوح بھی ہوتے ہیں اور متلون مزاج بھی۔ معمولی حالات میں تو ہم تربیت یافتہ آدمی کے طالب ہوتے ہیں۔ مثلاً جوتا بنوانا ہو تو اس کام کے ماہر کے پاس جاتے ہیں' لیکن مملکت کے نظم و نسق کے بارے میں ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جسے ووٹ حاصل کرنے کا فن آتا ہے' وہ حکومت کرنے کے گر سے بھی واقف ہوتا ہے۔

ارسطو : جمہوریت میں لیاقت اور قابلیت' تعداد کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھا دی جاتی ہیں۔ اس لئے خفیہ حق رائے دہی صرف ارباب عقل و خرد کو ملنا چاہئے۔ ہمیں دراصل ایسے نظام کی ضرورت ہے' جس میں امارت اور مشاورت کی خوبیاں ہوں۔

قلبی : جمہوریت کے نام پر کامیاب ہونے کے بعد وہی اعلیٰ درجہ کی نسلیں' جماعتیں اور افراد ادنیٰ درجہ کی نسلوں' جماعتوں اور افراد کو اپنے مفاد کے لئے استعمال کرتے ہیں اور عوام کو یہ کہہ کر بیوقوف بناتے ہیں کہ ان کی جڑیں عوام میں ہیں۔ شہنشاہیت کے مزے خوب لوٹتے ہیں اور احمقوں سے کہتے ہیں کہ ہم نے تمہاری جمہوریت بحال کر دی۔ گویا انہیں کوئی ایسی اونٹنی لے دی ہے' جس پر وہ سواری بھی کریں اور اس کا دودھ بھی صبح و شام پیا کریں۔

نطشے : جمہوریت کو ناک گننے کا خبط ہے اور عقل ناک میں نہیں ہوتی۔

سیائی نوزا : جمہوریت میں یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ تم میں جو سب سے بڑا ہے وہی تمہارا ملازم ہو گا۔ غور کیجئے یہ کتنا بڑا فریب ہے۔ یہ سیاسی بصیرت کی عین ضد ہے اور احکام عقل کے خلاف ہے۔

لارڈ ہیلی فیکس : سب سے بہترین سیاسی پارٹی بھی قوم کے خلاف ایک سازش ہے۔

ڈاکٹر علامہ محمد اقبال :

ہے وہی ساز کہن مغرب کا جمہوری نظام
جس کے پردوں میں نہیں غیر از نوائے قیصری
دیو استبداد جمہوری قبا میں پائے کوب
تو سمجھتا ہے کہ آزادی کی ہے نیلم پری

اور

جمہوریت وہ طرز حکومت ہے کہ جس میں
بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے

(عابد جمیل حقانی کی کتاب "اسلام اور جمہوریت" سے ماخوذ)

چور، قاتل اور زانی کو شرعی سزا دینا ہی انسانی حقوق کا تحفظ ہے

اقوام متحدہ اور اُس کی سرپرست عالمی طاقتیں اسلام اور مسلمانوں کی کبھی خیر خواہ نہیں ہو سکتیں!

اسامہ بن لادن، امارت اسلامیہ افغانستان کی گود میں بالکل محفوظ ہے

صوبہ ہرات کے وزیر اطلاعات وثقافت مولانا محبوب اللہ سے حلقہ پنجاب غربی کے رفقاء تنظیم کی ملاقات : رپورٹ : نعمان اصغر، مختار احمد

امارت اسلامیہ افغانستان، صوبہ ہرات کے وزیر اطلاعات وثقافت محبوب اللہ لبیب اِن دنوں پاکستان آئے ہوئے ہیں۔ اُن کا قیام مدرسہ انوار القرآن مبارک مسجد فیصل آباد میں تھا۔ یہ مدرسہ امیر حلقہ پنجاب غربی محمد رشید عمر صاحب کی رہائش کے قریب ہی ہے۔ مدرسہ کے مہتمم قاری نور محمد صاحب سے امیر حلقہ کی اچھی راہ و رسم ہے۔ قاری صاحب معتدل دینی جذبات کے حامل ہیں۔ موصوف صوبائی وزیر محبوب اللہ لبیب صاحب کے استاد بھی ہیں۔ امیر حلقہ نے قاری صاحب سے رابطہ قائم کرکے محبوب اللہ لبیب صاحب کی تنظیم اسلامی کے رفقاء سے ملاقات پر مبنی پروگرام کا بندوبست کیا۔

یکم مئی کو ساڑھے چار بجے معزز مہمان صادق مارکیٹ میں واقع دفتر میں پہنچے۔ قاری نور محمد صاحب کے ساتھ صوبائی وزیر محبوب اللہ لبیب اور اُن کے پریس سیکرٹری بھی تھے۔ نماز عصر کے بعد پروگرام کا آغاز ہوا۔ تنظیم اسلامی فیصل آباد شرقی وغربی کے رفقاء، انجمن خدام القرآن فیصل آباد کے اراکین اور احباب نے شرکت کی۔ رشید عمر صاحب نے اپنے ابتدائی کلمات میں ارشاد باری تعالیٰ کے حوالے سے کہا کہ تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدمی عطا کرے گا۔ افغانستان پر روسی قبضہ کے نتیجے میں جان ومال کی قربانی دے کر ہجرت کرنے والے افغان خاندانوں کے بچوں نے پاکستان کے دینی مدارس میں پناہ لی۔ جہاں سے یہ مشکلات اور مصائب کا مقابلہ کرتے ہوئے قرآن وحدیث کی گود میں جوان ہوئے۔ افغانستان میں نفاذ دین کا کام اللہ نے ان نوجوانوں کے سپرد کردیا۔ امیر حلقہ نے اپنے دورۂ افغانستان کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ افغانستان میں اسلامی نظام حکومت کے قیام سے جو برکات نازل ہو رہی ہیں اُن کا مشاہدہ انہوں نے خود کیا ہے۔ افغانستان میں آج مکمل امن وامان ہے اور لوگ آرام وسکون کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان کی اسلامی حکومت اور عوام کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کرنا ہمارا دینی فریضہ ہے۔

قاری نور محمد صاحب نے اپنا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ بنیادی طور پر اُن کا تعلق افغانستان کے صوبہ بدخشاں سے ہے۔ محترم وزیر صاحب اُن کے عزیز اور شاگرد بھی ہیں۔ قاری صاحب نے وزیر موصوف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ آج دنیا طالبان پر طرح طرح کے الزام لگا رہی ہے لیکن افغانستان میں جس قسم کا اسلام نافذ ہے اُس کی مجسم تصویر آپ کے سامنے ہے۔ آپ اِن کو سر سے لے کر پاؤں تک دیکھیں اور مجھے بتائیں کہ اِن میں کون سی چیز اسلامی شریعت کے مطابق نہیں ہے۔

> محمد سلیم صاحب نے اسامہ بن لادن کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ "اسامہ بن لادن اس دور میں جہاد کا پشت بان ہے۔ اُس نے اپنی دولت مجاہدین کے لئے وقف کر رکھی ہے اور دو ہزار مجاہدین کی مکمل ضروریات اسامہ کے ذمہ ہیں۔ اسامہ افغانستان میں موجود ہے۔ ہماری یہ روایت ہے کہ ہم پناہ حاصل کرنے والے دشمن کی جان ومال کی حفاظت بھی اپنی جان سے بڑھ کر کرتے ہیں اُسامہ تو ہمارا بھائی ہے' ہم اُس کی حفاظت سے کس طرح غافل ہو سکتے ہیں۔ اُسامہ بن لادن نے جب سے امریکہ کے خلاف اعلان جہاد کیا ہے دنیا بھر کے کفار اُس کی جان کے درپے ہیں۔ سعودی عرب کی حکومت بھی اُس کے خلاف ہو چکی ہے لیکن ہم اس سلسلہ میں پریشان نہیں ہیں۔ اُسامہ بن لادن امارت اسلامیہ افغانستان کی گود میں بالکل محفوظ ہے"۔

مہمان خصوصی نے اپنی گفتگو کا آغاز قرآن مجید کی آیت سے کیا: "یہ یہودی اور نصرانی اتنی دیر آپ سے راضی نہ ہوں گے جب تک آپ اِن کے مذہب کو اختیار نہ کرلیں"۔ انہوں نے افغانستان پر روسی قبضے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ روس کا اصل مقصد افغانستان پر قبضہ کرنا نہیں تھا بلکہ یہاں قدم جما کر اس کا پروگرام کراچی کے گرم پانی تک رسائی حاصل کرنا اور عرب ممالک کے تیل کے ذخائر تک پہنچنا تھا' لیکن افغانستان کے جہاد نے روس کے مکروہ عزائم خاک میں ملا دیئے۔ افغانستان کا جہاد پوری امت مسلمہ کا جہاد تھا۔ دنیا کے ہر مسلم ملک سے نوجوانوں نے یہاں جہاد کیا اور اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ یہ جہاد اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ افغانستان کی متعدد مجاہد تنظیموں نے اس جہاد میں حصہ لیا۔ پاکستان کے مدارس میں زیر تعلیم طلبہ نے بھی تربیت حاصل کر کے عملاً اس جدوجہد میں شرکت کی۔ ہم نے بھی اس جہاد میں شرکت کی' جب روس افغانستان سے شکست کھا کر بھاگا تو مدارس کے طلبہ واپس آگئے' انہوں نے اپنی تعلیم جاری رکھی۔ افغانستان میں حکومت کا معاملہ مجاہد گروپوں پر چھوڑ دیا گیا لیکن ان مجاہد گروپوں نے آپس میں لڑائی شروع کر دی اور اقتدار حاصل کرنے کے لئے خون خرابہ کیا۔ ہم کافی عرصہ سے یہ معاملہ برداشت کرتے رہے لیکن پھر ہم نے ارادہ کیا کہ افغانستان کے عوام نے جس نظام کے لئے پندرہ لاکھ افراد کی قربانیاں دی ہیں اور اتنی ہی تعداد میں معذور ہوئے ہیں' اُس نظام کو قائم کرنا ہمارا فرض ہے۔ امیر المومنین ملا محمد عمر صاحب نے تنہا اس جدوجہد کا آغاز کیا اور مدارس سے رابطہ کیا۔ وہاں سے ۱۵/ طلبہ نے اُن کی دعوت پر لبیک کہا۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے یہ تعداد اللہ کے فضل وکرم سے ۸۰ تک جا پہنچی۔ ہم نے بے سروسامانی کی حالت میں جدوجہد کا آغاز کیا اور آج الحمدللہ طالبان کے پاس افغانستان کا ۸۰ فیصد سے زیادہ رقبہ ہے۔

انہوں نے طالبان پر لگائے جانے والے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ آج طالبان پر انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا الزام لگایا جاتا ہے۔ لیکن ہمارا یورپ اور امریکہ سے سوال ہے کہ اُن کے خیال میں انسانی حقوق

سے کیا مراد ہے؟ جب افغانستان پر روس نے قبضہ کیا تھا تو اُن کی آنکھیں بند تھیں۔ اُس وقت ان کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی نظر نہیں آتی تھی۔ آج انسان کو اس کے حقوق دینے کا نظام قائم ہے تو انہیں تکلیف ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک شخص چوری کرتا ہے یا کسی کو قتل کرتا ہے تو اُس چوری یا قتل سے کتنے افراد کو نقصان پہنچتا ہے اور کتنے انسانوں کے حقوق کی خلاف ورزی ہوتی ہے؟ چور' قاتل اور زانی کو شرعی سزا دینا انسانی حقوق کا تحفظ ہی تو ہے۔ یورپ اور امریکہ نے تعلیم کے مقدس لفظ کو بدنام کیا ہے۔ تعلیم سے ان کا مقصد یہ ہے کہ اس قسم کا ماحول فراہم کیا جائے جس کے باعث آج صدر کلنٹن پر طرح طرح کے اخلاقی الزامات لگ رہے ہیں۔ ہمیں اس قسم کا ماحول قبول نہیں' ہم اپنے مسائل سے فارغ ہو کر اس طرف بھی توجہ دیں گے۔

مولانا محبوب اللہ لبیب نے ایک اور اعتراض کا ذکر کیا کہ طالبان کے بارے میں پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ یہ جنگجو ہیں اور صلح کو پسند نہیں کرتے۔ لیکن یہ بات واضح ہو جانی چاہئے کہ ہم صلح پسند ہیں کیونکہ قرآن کہتا ہے کہ "صلح میں ہی خیر ہے"۔ لیکن دین کے لئے جس وقت جنگ بہتر ہو گی ہم اس وقت جنگ کریں گے اور جس وقت صلح بہتر ہو گی' اُس وقت صلح کریں گے۔ یہی حضورؐ کا طریقہ ہے۔ ہمیں اقوام متحدہ پر اعتماد نہیں ہے' کیونکہ اس کے سرپرست امریکہ' روس اور یورپ ہیں جو کسی طرح بھی اسلام کی ترقی پسند نہیں کرتے۔ لیکن ہم پھر بھی صلح کے لئے آنے والے غیر ملکی وفود کا استقبال کرتے ہیں۔

یہ یہودی اور عیسائی اتنی دیر ہم سے راضی نہیں ہوں گے جتنی دیر ہم اِن کے احکامات کے مطابق عمل نہیں کریں گے۔ ہمیں ان لوگوں کے اعتراضات سے غرض نہیں ہے' ہم تو اپنے دین کے مطابق عمل کریں گے۔ ہم یہ دعویٰ تو نہیں کرتے کہ ہم نے صدفی صد فیصد اسلام نافذ کر دیا ہے لیکن ہماری کوشش ہے کہ ہماری زندگی اسلام کے مطابق بن جائے۔

بعد ازاں سوالات و جوابات کی نشست ہوئی۔ ڈاکٹر عبدالرؤف نے سوال کیا کہ نبی اکرمؐ کا انقلاب عرب سے باہر کی طرف نکلا تھا کیا طالبان کے سامنے اس طرح کا پروگرام ہے کہ افغانستان کے بعد اس انقلاب کو دیگر ممالک تک وسیع کیا جائے؟ اس سوال کے جواب میں وزیر موصوف نے کہا کہ ہمارا پہلا ہدف تو افغانستان ہی ہے' باقی پروگرام اس کے بعد کا ہے۔ محمد امین صاحب نے سوال اٹھایا کہ افغانستان میں سرمایہ کاری کے لئے پاکستان سے کسی قسم کی بات چیت کی گئی ہے؟ تو جواب میں بتایا گیا کہ

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

پریس ریلیز

پاکستان پر "نظرِ التفات" کشمیر میں امریکی دلچسپی ہے ○ ڈاکٹر عبدالخالق

۶ مئی - ملک کا حکمران طبقہ بھارتی مینڈیٹ کے باوجود بے یقینی کا شکار ہے چنانچہ حکومت نے وفاقی شرعی عدالت کی طرف سے سود کی حرمت کے تاریخی فیصلہ کے باوجود خلاف اسلام سودی نظام کو جاری رکھا ہوا ہے۔ پاکستان پر امریکہ کی "نظرِ التفات" کی اصل وجہ کشمیر کے خطہ میں امریکی کی دلچسپی ہے جسے وہ اپنے عالمی اور علاقائی مفادات کے لئے استعمال کرنا چاہتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار تنظیم اسلامی کے قائم مقام امیر ڈاکٹر عبدالخالق نے تنظیم اسلامی حلقہ لاہور کے ایک روزہ تربیتی اجتماع کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اور بھارت باہمی مذاکرات کے ذریعے مسئلہ کشمیر کو حل کریں تاکہ امریکہ اور اقوام متحدہ کے لئے "سازش" کا موقع ہی نہ رہے۔ مذہبی سیاسی جماعتوں کے مجوزہ کردار کے بارے میں تنظیم اسلامی کے امیر نے کہا کہ میدان سیاست میں سرگرم دینی جماعتوں کے پاس پیش نظر ہدف اور اُس کے حصول کا طریقہ کار واضح نہیں ہے چنانچہ جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد سمیت دیگر مذہبی جماعتوں کے سربراہ گومگو کی پالیسی کا شکار ہیں جس سے عوام کی مایوسی بڑھ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن و سنت کو ملک کا سپریم لاء بنا کر اور سودی نظام کا خاتمہ کر کے ہی ملک کو ناقابل تسخیر قوت بنایا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر عبدالخالق نے کہا کہ "ڈاکٹر طاہر القادری' بے نظیر" اسلامک سوشل آرڈر قوم کے لئے ایک "عجوبہ" سے کم نہیں ہو گا۔

ہم بھی مُنہ میں زبان رکھتے ہیں

نعیم اختر عدنان

☆ نواز حکومت ایک سال میں ختم ہو جائے گی (قاضی حسین احمد)

✪ "ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے"

☆ نواز شریف نے غیر ملکی دوروں میں بے نظیر کا ریکارڈ توڑ دیا۔ (بی بی سی)

✪ "ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا' آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا"

☆ پاکستان توہین رسالت کا قانون منسوخ کرے (امریکہ)

✪ عالمی امن کے ٹھیکیدار اور انسانی حقوق کے ٹھیکیدار کا بے ہودہ اور غیر انسانی مطالبہ!

☆ سیاست میں حصہ لینے سے روکنے کے لئے کرپشن کے الزامات لگائے جا رہے ہیں۔ (بے نظیر)

✪ اسے آصف زرداری عرف "مسٹر کلین" کی بے قصور پتنی کا واویلا ہی قرار دیا جا سکتا ہے!

☆ نواز شریف کا کوئی متبادل موجود نہیں۔ (جنرل جہانگیر کرامت)

✪ علامہ طاہر القادری اور محترم قاضی حسین احمد کے لئے لمحہ فکریہ!

☆ امریکہ نے بے نظیر کی مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ (ایک خبر)

✪ "بے وفا کہیں کا"

☆ بیگم عابدہ حسین بلدیاتی الیکشن میں بیٹی کیلئے ناجائز حربے استعمال کر رہی ہیں۔ (فیصل صالح)

✪ حالانکہ "ناجائز حربے" تو صرف پی پی کے جیالوں کے لئے مخصوص ہیں۔

☆ پاکستان نے ۲ ہزار کلومیٹر تک مار کرنے والے میزائل کی تیاری شروع کر دی۔ (بھارتی اخبار)

✪ خطرے میں ہے ہندوؤں کا ہراستھان' ہائے رام' ہائے رام

پاکستان کے بادشاہ

پاکستان کا قیام اگرچہ اسلام کے عادلانہ نظام کے لئے جسے نظام خلافت کہا جاتا ہے' عمل میں آیا تھا مگر شومئی قسمت کہ نصف صدی کا طویل عرصہ گزرنے کے باوجود عوام "اپنوں" کی محکومی سے دوچار ہیں۔ جمہوری نظام کی زلف گرہ گیر کے اسیر عوام کو جمہوری نمائندوں کی خدمات کس بھاؤ پڑ رہی ہیں' خدمت کے نام پر ظلم ڈھانے والے اس طبقہ کے ظلم کی چند جھلکیاں روزنامہ جنگ کے شکریہ کے ساتھ پیش خدمت ہیں۔ (ادارہ)

"حکمرانوں اور سرکاری افسروں کی آسائشیں ختم کرنے کے لئے لاہور ہائی کورٹ کے ۳۲ سینئر وکلاء نے لاہور ہائیکورٹ میں ایک آئینی درخواست دائر کردی ہے' جس میں وزیراعظم پاکستان اور وزیراعلیٰ پنجاب کو فریق بنایا گیا ہے۔ یہ درخواست اے کے ڈوگر' ظفر علی راجہ' ملک وقار سلیم' نثار اے مجاہد' ارشاد طور سمیت دیگر وکلاء نے دائر کی ہے جس میں آئین کی قرارداد مقاصد میں طے کردہ اصولوں کو نافذ العمل کرنے کا حکم دینے کی استدعا کی گئی ہے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ آئین نے جن بنیادی حقوق کو تحفظ دیا ہے ان میں ہر شخص کو برابر اور سب کو مساوی مواقع ملیں گے۔ درخواست میں استدعا کی گئی ہے کہ ریاست کے تمام آئینی عہدیداروں اور سرکاری افسروں پر ایک ہزار سی سی سے زیادہ بڑی گاڑیوں کے استعمال کو غیر آئینی قرار دیا جائے۔ حکمرانوں اور سرکاری افسروں کے بڑے بڑے پرتعیش بنگلوں میں رہائش کو غیر قانونی قرار دیا جائے۔ گاڑیوں کے دروازے کھولنے اور گھروں میں کھانے پکانے کے لئے باورچیوں کو رکھنے پر پابندی عائد کی جائے۔ جہازوں' ریل گاڑیوں' کوچز اور اسپتالوں میں بڑے چھوٹے کی تمیز ختم کی جائے۔ حکمرانوں اور سرکاری افسروں کو اپنے گھروں اور دفاتر کی تزئین و آرائش پر اخراجات کرنے سے روکا جائے۔

وکلاء کی درخواست میں کہا گیا ہے کہ پاکستان جیسے غریب ملک کے وزیراعظم کے زیر استعمال تین جہاز ہیں جن میں ۱۲۰ سیٹر بوئنگ جہاز' ۳۷ فالکن جیٹ اور ایک فوکر ٹربو شامل ہے اور صرف بوئنگ ۷۳۷ پر فی گھنٹہ ۱۲۵۰۰۰ روپے خرچ ہو رہے ہیں۔ وزیراعظم نواز شریف نے اپنے سابق دور حکومت میں یہ جہاز ذاتی استعمال کے لئے ۸۰۰ ملین روپے میں خریدا اور اس وقت کی اپوزیشن لیڈر بے نظیر بھٹو نے مخالفت کرتے ہوئے اسے عوامی سرمائے سے عیاشی قرار دیا تھا۔ نواز شریف کے فارغ ہونے پر عبوری وزیراعظم میر بلخ شیر مزاری نے یہ جہاز عام مسافروں کے لئے پی آئی اے کے حوالے کر دیا لیکن جب دوبارہ جمہوری وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے چارج سنبھالا تو آٹھ روز کے اندر یہ جہاز دوبارہ ذاتی استعمال کے لئے مخصوص کر لیا گیا۔ وزیراعظم کے علاوہ وزرائے اعلیٰ کی عیاشیوں کا اندازہ اس بات سے کیجئے کہ وزیراعلیٰ بلوچستان نے ذاتی استعمال کے لئے ایک لیئر جیٹ خرید رکھا ہے جس کی قیمت ۲۸۰ ملین روپے ہے اور اس پر ۳۰۰۰۰ روپے فی گھنٹہ خرچ ہوتے ہیں جبکہ وزیراعلیٰ پنجاب کے لئے دو جہاز مختص ہیں جن میں سیسنا جیٹ اور متنازع جہاز بیچ جیٹ شامل ہیں۔ یہ جہاز میاں منظور احمد وٹو کے دور میں ۳۶۰ ملین روپے میں خریدا گیا جو کہ ان دنوں میاں شہباز شریف کے زیر استعمال ہے اور وزیراعلیٰ سندھ اور وزیراعلیٰ سرحد بالترتیب ایک' ایک سیسنا جیٹ اور سیسنا ۴۲۱ اپنے زیر استعمال رکھتے ہیں۔ اسی طرح واپڈا کے چیئرمین اور وزیر بجلی و آبپاشی کے لئے دو جہاز سیسنا جیٹ اور سیسنا ۴۰۲ مختص ہیں جن پر ۲۰ ملین روپے سالانہ خرچ کرنے کے ساتھ ساتھ حال ہی میں ریپئرنگ پر بھی ۲۰ ملین روپے خرچ کئے گئے ہیں جبکہ چیف آف آرمی اسٹاف کے لئے سیسنا ۵ جیٹ ہے جو کہ ۴۰۰ ملین روپے مالیت کا ہے اور ایئر فورس کا نمبر ون بوئنگ ۷۰۷ بھی وزیراعظم کے زیر استعمال ہے اور اس کی جگہ اب نیا جہاز خریدنے کی تجویز زیر غور ہے۔ اس کے علاوہ وزیراعظم ہاؤس کا روزانہ خرچ ۷ لاکھ روپے ہے جبکہ صدر پاکستان ہر روز ۳۰ لاکھ روپے خرچ کرتے ہیں۔ بیوروکریسی بھی عیاشی میں حکمرانوں سے پیچھے نہیں ہے۔ گریڈ ۲۲ کے ایک آفیسر پر ۳ لاکھ روپے ماہانہ' گریڈ ۲۱ پر ۲ لاکھ ۲۰ ہزار' گریڈ ۲۰ پر ایک لاکھ ۸۰ ہزار' گریڈ ۱۹ پر ایک لاکھ' گریڈ ۱۸ پر ۷۰ ہزار اور گریڈ ۱۷ کے ایک آفیسر پر ۵۰ ہزار روپے ماہانہ خرچ ہو رہے ہیں جبکہ گریڈ ۲۲ کے بنیادی پے اسکیل کے مطابق اس کی تنخواہ ۲۰ ہزار روپے ماہانہ بنتی ہے اور باقی اخراجات ان کو ملنے والی مراعات پر اٹھ رہے ہیں۔ وزیراعظم پاکستان کی آفس ٹیبل پر ۲۷۵۸۴ روپے اور چائے کی میز ۲۰۹۹۰۰ روپے مالیت کی ہے۔ کھانے کے کمرے کا فرنیچر ایک کروڑ روپے کا ہے جبکہ وزیراعظم کے دفتر کو آراستہ کرنے پر دس کروڑ روپے خرچ کئے گئے ہیں۔

گورنر ہاؤس لاہور ۶۸ ایکڑ رقبے پر مشتمل ہے۔ اگر صرف گورنر ہاؤس فروخت کر دیا جائے تو پاکستان کا تمام قرض ادا ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ حکومتی مشینری اور حکمرانوں کے جاگنے سے سونے تک کے اخراجات یہ قوم برداشت کرتی ہے اگر اُن کے اعداد و شمار سامنے لائے جائیں تو بعید نہیں کہ یہ قوم پاگل ہو جائے۔ یہ اخراجات اس ملک کے حکمرانوں کے ہیں جس کے نوجوان ہاتھوں میں ماسٹر ڈگریاں تھامے دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ سارا سارا دن بس اڈوں پر کھڑے ہو کر منی بسوں کا انتظار کرتے ہیں اور پھر انہیں کھچا کھچ بھری گاڑیوں میں مویشیوں کی طرح ٹھونس کر ایک سے دوسری جگہ پھینک دیا جاتا ہے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ اگر برطانوی وزیراعظم ۳۰۰ سال پرانے بنے ہوئے چار کمروں کے گھر میں رہ سکتا ہے تو ہمارا صدر اور وزیراعظم جو کہ نبی آخر الزماںؐ اور حضرت عمرؓ کی رہنمائی اور قیادت پر یقین رکھنے والے قوم کے لیڈر ہیں وہ کیوں نہیں رہ سکتے؟۔ انہوں نے عدالت عالیہ سے استدعا کی ہے کہ صدر' وزیراعظم اور دیگر وزراء کو ایک کنال کے گھر میں رہائش کا پابند بنایا جائے۔ ان کے لئے مخصوص ہزاروں ایکڑ زمین پر مشتمل گھرانوں کو بیچ کر قومی فلاح و بہبود پر خرچ کرنے کا حکم جاری کیا جائے۔ باوردی پہرے دار اور دوسرے ملازمین کی خدمات سنت نبویؐ سے انحراف اور خلاف قانون ہیں' ان پر پابندی عائد کی جائے"۔

(بشکریہ: روزنامہ جنگ از ارشاد حقانی)

بقیہ: روداد

خطاب کا پریس ریلیز قومی اخبارات کو بھجوایا گیا جو "نوائے وقت' جنگ اور روزنامہ "دن" میں نمایاں طور پر شائع ہوا۔ خطاب کا پریس ریلیز زیر نظر شمارے میں موجود ہے۔ پروگرام کے آخر میں امیر محترم کا ویڈیو کیسٹ' آپریشن کی جملہ تفاصیل اور پیش آمدہ واقعات و مسائل کے تذکرہ سے مزین تھا' رفقاء کو دکھایا گیا۔ تقریباً ۳ ماہ کے بعد لاہور کے رفقاء نے کامیاب آپریشن کے بعد اپنے عالی مرتبت امیر قافلہ کا بذریعہ ویڈیو "بالمشافہ" دیدار کیا۔ امیر محترم نے رفقاء کو اپنے قلبی جذبات اور تازہ ترین کیفیات سے آگاہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ امیر تنظیم اسلامی کی عمر دراز فرمائے آمین۔ یوں ایک روزہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

حلقہ سندھ و بلوچستان کے زیرِ اہتمام نقباء کی تربیت گاہ

الحمدللہ مشرق میں اور خصوصاً عالم اسلام میں خاندانی نظام اب تک محفوظ ہے۔ ہمارے ہاں خاندان کو معاشرے میں بنیادی اکائی کی حیثیت حاصل ہے' لہٰذا سماج کی معاشرتی' معاشی حتی کہ سیاسی نظام کے استحکام کا دارومدار خاندان کے استحکام پر منحصر ہے۔ گو کہ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ وطن عزیز میں گزشتہ نصف صدی کے دوران وہ طبقہ حکمران رہا ہے جس کی آنکھیں مغربی تہذیب کی چکا چوند سے خیرہ ہیں اور جو ذہنی طور پر اب بھی فرنگی تہذیب کا غلام ہے۔ لہٰذا اس کا عکس ہمارے عوام پر بھی پڑا ہے اور بہت ساری خرابیاں ہم میں در آئی ہیں۔

تنظیم اسلامی کے نظم کا بنیادی یونٹ اُسرہ کہلاتا ہے جس کے معنی خاندان کے ہیں اور اُسرہ کے سربراہ کو نقیب کہا جاتا ہے۔ جس طرح خاندانی نظام کی درستی کا دارومدار اس کے سربراہ کی صلاحیتوں' اس کی معاملہ فہمی' تدبر اور اس کی جسمانی صحت پر ہے اسی طرح "اُسرہ" کے نظام کے درستگی کا انحصار بھی نقیب کی ان ہی خوبیوں پر منحصر ہے۔ "اُسرہ" کو تنظیم کے نظم میں بنیادی اہمیت حاصل ہے' لہٰذا اس کا استحکام' پوری تنظیم کے استحکام کا ذریعہ ہے' چنانچہ نقیب اُسرہ کی تربیت کا مناسب اور مسلسل اہتمام ہماری ناگزیر تنظیمی ضرورت ہے۔ حلقہ سندھ و بلوچستان نے سال میں دوبار نقباء کی تربیت کا اہتمام کیا ہے۔ چنانچہ اس سلسلے کی پہلی تربیت گاہ کا آغاز ۱۹/ اپریل کو قرآن اکیڈمی کراچی میں ہوا۔ امیر حلقہ جناب محمد نسیم الدین نے اس پروگرام کو نتیجہ خیز بنانے کے لئے بھرپور محنت کی۔ نقباء کی صلاحیتوں میں نکھار پیدا کرنا اور آئندہ کا ہدف مقرر کرنا اس تربیت گاہ کا اہم مقصد تھا۔

امیر حلقہ نے اپنے افتتاحی خطاب میں نقباء و امراء اور ان ملتزم رُفقاء کو خوش آمدید کہتے ہوئے شکریہ ادا کیا جو زیر تربیت نقیب کی حیثیت سے مدعو کئے گئے تھے۔ انجینئر نوید احمد نے نظم کی اہمیت کے موضوع پر لیکچر دیا۔ انہوں نے نظم کی اہمیت کو ایک مسلمہ حقیقت قرار دیا۔ انہوں نے سورۂ نور کی آیت نمبر ۶۲ کی روشنی میں بتایا کہ نظم کی پابندی صاحب ایمان ہونے کی علامت ہے۔ نظم کی پابندی میں تساہل کے نتیجہ میں غزوۂ اُحد کی یقینی فتح شکست میں بدل گئی۔ نظم سے مراد اپنے ذمہ دار حضرات کی اطاعت اور نظام الاوقات کی پابندی کرنا ہے۔ ایفائے عہد اور ادائے امانت کا حق ادا کرنا' اختلاف رائے کے اظہار کے لئے صحیح مقام (Forum) اور صحیح طریقہ کار پر عملدرآمد کرنا جو نظام العمل میں طے کر دیا گیا ہے' ہر رفیق کی ذمہ داری ہے۔

بعد ازاں نقباء کو دعوت دی گئی کہ وہ اپنا تفصیلی تعارف کرائیں۔ اِسکے بعد جناب اختر ندیم نے "اساسی باتیں" کے موضوع پر لیکچر دیا۔ وقفہ کے بعد راقم نے "تنظیم میں اختلاف رائے کا طریقہ کار" کے موضوع پر گفتگو کی۔ بعد ازاں امیر حلقہ نے نقباء اُسرہ جات کی جانب سے اٹھائے گئے مسائل کا حل پیش کرتے ہوئے کہا کہ وقت کی کمی کا حل یہ ہے کہ آپ اپنے وقت کو ترتیب دیں اور اسے تحریر کریں' رُفقاء سے ملاقات سے پہلے انہیں اپنی آمد کی اطلاع دیں۔ دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ اگر اُسرہ کے رُفقاء میں سے کسی کے پاس وقت ہو تو اسے کہیں کہ وہ آپ سے ملاقات کرے۔ رُفقاء میں جذبہ کی کمی کو دور کرنے کا واحد طریقہ قرآن سے زندہ تعلق پیدا کرنا ہے۔ امیر حلقہ نے "نقباء کی ذمہ داریاں اور اُنکے اوصاف" کے موضوع پر خطاب کیا جسکے اہم نکات' قیادت کے لوازم اور شرائط' اچھے قائد اور لیڈر بننے کے طریقے' قیادت کے عناصر' لیڈر شپ کے عمومی اصول اور اچھے نقیب کی نشانیاں تھے۔

تربیت گاہ کے آغاز پر تمام شرکاء میں جائزہ فارم تقسیم کیا گیا جسے فوری طور پر مکمل کروا کر واپس لے لیا گیا۔ اس جائزہ کا مقصد عبادات اور تنظیمی سرگرمیوں کے حوالے سے یہ جانچنا تھا کہ ہم کہاں کھڑے ہیں؟ علاوہ ازیں امیر حلقہ کی جانب سے تمام رُفقاء کو ایک روزنامچہ فارم بھی دیا گیا تاکہ ہر رفیق اپنا احتسابی جائزہ لیتا رہے اور درجہ بدرجہ اپنے نظم بالا کو پیش کرنے کے لئے تیار رہے۔

آئندہ تربیت گاہ کے انعقاد تک رُفقاء کو دیئے گئے اہداف یہ ہیں :

i) اپنے نصب العین کے حصول اور رُفقاء کی رہنمائی کے لئے اپنی قائدانہ صلاحیتوں میں اضافہ کی کوشش۔
ii) دینی اور تنظیمی امور کی ترقی کے جائزہ کے لئے دیئے گئے "روزنامچہ" پر اندراج کرنا اور رُفقاء کو بھی اس کی ترغیب و تشویق دلانا۔
iii) رُفقاء کو ذہن نشین کرانا کہ نظم بالا ان کے نصب العین یعنی رضائے الٰہی کے حصول میں ان کا معاون ہے نہ کہ ان کا محاسب۔

(رپورٹ : محمد سمیع)

سرگودھا میں دو روزہ تربیتی پروگرام

رُفقاء تنظیم اسلامی سرگودھا کا دو روزہ تربیتی پروگرام ۲۱ تا ۲۳ مارچ قرآن ہال سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں منعقد ہوا۔ تنظیم اسلامی سرگودھا کے امیر حاجی اللہ بخش نے رُفقاء کی مشاورت سے تربیتی پروگرام کی تفصیلات طے کیں۔ شرکاء نے مختلف اوقات میں درج ذیل موضوعات پر درس قرآن دیا۔ ۱) سورۂ عصر ۲) آیۂ بر ۳) سورۂ بقرہ ۴) سورۂ حدید ۵) اعمال صالحہ۔ شرکاء پروگرام نے باری باری فرض نمازوں کی امامت کرائی۔ ہر نماز کے بعد ایک حدیث مبارکہ کا ترجمہ اور تشریح پیش کی گئی۔ درج ذیل عنوانات پر امیر محترم جناب ڈاکٹر اسرار احمد کی تقاریر بذریعہ ویڈیو سنائی گئیں۔ "سورۂ عصر اور پاکستان کے موجودہ حالات میں قرآن حکیم کی رہنمائی"۔

عہد نامہ رفاقت تنظیم اسلامی اور قرارداد تاسیس کا اجتماعی مطالعہ کیا گیا۔ تنظیم اسلامی کیوں؟ کے موضوع پر مذاکرہ ہوا جس میں شرکاء نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ "تنظیم اسلامی کا فکر" کے موضوع پر ملک خدا بخش اور ڈاکٹر عبدالسمیع نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور شرکاء نے فرداً فرداً اپنا تفصیلی تعارف کرایا۔ تین رکنی وفد نے رفیق تنظیم جناب محمد اسلم سے ملاقات کی اور انہیں تربیتی پروگرام میں شرکت پر آمادہ کیا۔ پروگرام کے آخری روز شرکاء نے تربیتی پروگرام سے متعلق اپنے تاثرات بیان کئے۔

ماہنامہ میثاق' حکمت قرآن اور ہفت روزہ ندائے خلافت کی اشاعت بڑھانے کیلئے رُفقاء کو خصوصی توجہ کرنے کی تلقین کی گئی۔ نماز ظہر کے بعد دو روزہ تربیتی پروگرام ختم ہو گیا۔ اس پروگرام میں آٹھ رُفقاء نے ہمہ وقتی اور پانچ رُفقاء نے جزوی طور پر شرکت کی۔ (مرتب : اللہ یار)

راولپنڈی میں دعوتی سرگرمیاں

رُفقاء تنظیم اسلامی امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ عمومی طور پر انجام تو پہلے ہی دے رہے ہیں لیکن ناظم حلقہ پنجاب شمالی جناب شمس الحق اعوان کی خصوصی ہدایت پر اس اہم فریضہ کو خصوصی طور پر ٹارگٹ بنایا گیا۔ ماہانہ رپورٹ میں نقباء سے اس بارے میں رپورٹ لی جا رہی ہے۔

مندرجہ ذیل امور پر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیا گیا۔

- گھر کے بالغ افراد کو نماز کی پابندی اور تلاوت قرآن کی ترغیب و تلقین کرنا
- شادی بیاہ کے مواقع پر غیر اسلامی رسومات کے حوالے سے گفتگو اور فضول رسومات سے منع کرنا۔
- ہوٹلوں اور ویگنوں پر ریکارڈنگ سے باز رہنے کی نصیحت کرنا۔

- ویڈیو سنٹرز کے مالکان سے گفتگو کے ذریعے اس برے کام کی حقیقت واضح کرنا کہ یہ برائی پھیلانے کا ذریعہ ہے لہٰذا بحیثیت مسلمان اس کام کو بند کر کے کوئی اور ذریعہ معاش تلاش کریں۔ ایک ویڈیو سنٹر کے مالک نے یہ کام بند کر کے کریانہ کی دکان کھول لی ہے۔
- بسنت کی خرافات سے منع کرنا۔ ایک رفیق ڈاکٹر ناز صاحب نے اپنے کلینک پر اس بارے میں چارٹ بھی لگایا۔
- احباب کو فلم بینی سے منع کرنا' معروف کی ترغیب اور منکرات پر توجہ دلانے کی اس مہم کے مثبت نتائج سامنے آئے ہیں۔ (رپورٹ : بشیر محمد شاد)

تنظیم اسلامی حلقہ پنجاب شرقی کا دو روزہ دعوتی پروگرام

۲۵/ اپریل بروز ہفتہ نماز فجر کے فوراً بعد راقم اور جناب نوید احمد شیخ' جناب محمد اشرف وصی کی قیادت میں قصور شہر کے لئے روانہ ہوئے جہاں اللہ دتہ مجاہد صاحب سے تفصیلی ملاقات کی۔ یہاں سے فراغت کے بعد حکیم عبدالرحمٰن حاذق سے ملاقات کی بعد ازاں شام کوٹ میں عمران صاحب سے ملاقات ہوئی۔ وہاں سے یہ دعوتی قافلہ کھلن ہٹھار کی طرف روانہ ہوا۔ نماز عصر مقامی مسجد میں ادا کی' جس کے بعد رفیق تنظیم ڈاکٹر زبیر سے ملاقات کی گئی۔ راقم اور محمد اشرف وصی چونیاں میں مولانا نعیم صدیقی سے ملے۔ یہاں کی جامع مسجد قدس اہلحدیث میں نماز مغرب کے بعد اشرف وصی صاحب نے سورۃ البقرہ کی روشنی میں درس قرآن دیا۔ اسی مسجد میں اتوار کی صبح جناب محمد اشرف وصی نے سورۃ "ق" کا درس دیا۔ بعد ازاں سفائر ٹیکسٹائل ملز جمبر کے ملتزم رفیق جناب محمد اقبال سے تنظیمی معاملات کے متعلق بات چیت ہوئی۔ (رپورٹ : محمد اسلم)

تنظیم اسلامی اسلام آباد کا دعوتی اجتماع

تنظیم اسلامی اسلام آباد کے زیر اہتمام 25/ اپریل کو ایک دعوتی اجتماع منعقد ہوا۔ رُفقاء نے نماز عصر مسجد عبداللہ بن مسعود میں ادا کی۔ جس کے بعد رُفقاء نے مسجد کے گرد ونواح میں "اب بھی نہ جاگے تو" کے عنوان سے ہینڈ بل تقسیم کیا اور قریبی مارکیٹ میں فرداً فرداً لوگوں کو تنظیم اسلامی کی دعوت دی۔ یہ سلسلہ نماز مغرب تک جاری رہا۔ مقامی مسجد میں بعد نماز مغرب دعوتی پروگرام منعقد کیا گیا' جس میں شدید بارش کے باوجود نمازیوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ خطاب میں فریضہ اقامت دین کی اہمیت کو واضح کیا گیا' شرکاء نے تنظیم کی دعوت کو سراہا اور آئندہ بھی ایسے پروگراموں کے انعقاد کا مشورہ دیا۔

(رپورٹ : غلام رسول غازی)

امیر حلقہ پنجاب جنوبی کا دورۂ مظفرگڑھ

امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کے دورہ مظفرگڑھ کے بعد امیر حلقہ کا یہ پہلا دورہ تھا۔ حلقہ پنجاب جنوبی کے امیر مختار حسین فاروقی' جاوید اختر اور راقم پر مشتمل دعوتی قافلہ کوٹ ادو کے تھرمل پاور اسٹیشن کی مسجد میں پہنچا۔ راقم نے یہاں اپنے چچا زاد بھائی کے وساطت سے درس قرآن کا پروگرام رکھوایا۔ موصوف یہاں کیمیکل انجینئر کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔ یہ پروگرام ۱۶/ اپریل بعد نماز مغرب کو ہوا۔ امیر حلقہ نے سورۂ تغابن کے دوسرے رکوع کا درس دیا۔ درس کے بعد تین گھنٹے تک سوال وجواب کی نشست رہی' جس میں تنظیم کے فکر اور جہاد کشمیر کے بارے میں بھی سیر حاصل گفتگو ہوئی۔ امیر حلقہ نے شرکاء کے سوالوں کا جواب نہایت مدلل انداز سے دیا اور تنظیم اسلامی کا موقف واضح کیا۔ صبح کو امیر حلقہ نے راقم کے آبائی گاؤں بصیرہ قلندرانی ضلع مظفرگڑھ میں احباب سے ملاقاتیں کیں۔ امیر حلقہ نے ملاقاتوں کے دوران انہیں قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے اور اس سے اپنا تعلق مضبوط کرنے پر ترغیب وتشویق دلائی۔ اس روز امیر حلقہ نے مراد آباد میں ایک جامع مسجد میں نماز جمعہ سے قبل خطاب کیا۔ اور سورۂ نحل کی آیات پر درس قرآن دیا۔ سامعین میں زیادہ تر تبلیغی جماعت سے وابستہ لوگ تھے۔ امیر حلقہ نے امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ نماز جمعہ کے بعد طارق عزیز ڈیسی صاحب کے گھر پر کھانا تناول کرنے کے بعد ملتان واپسی ہوئی۔

(رپورٹ : ناصر انیس)

رُفقاء پنڈی گھیپ کی سرگرمیاں

تنظیم اسلامی حلقہ پنجاب شمالی کے ناظم شمس الحق اعوان ایک روزہ دورہ پر ۲۲/ اپریل کو پنڈی گھیپ پہنچے' اورنگ زیب عباسی اور عبدالحفیظ صاحب بھی ان کے ہمراہ تھے۔ اس دورہ کا مقصد گورنمنٹ ہائی سکول اخلاص کے سٹاف اور جماعت دہم کے طلباء سے خطاب نیز دعوتی پروگرام میں شمولیت تھی۔ موضع اخلاص ایک صنعتی علاقہ ہے جو کہ پنڈی گھیپ سے پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ اس موضع کی پہچان یہاں پر موجود اسلحہ فیکٹریوں کے تیار کردہ جدید اسلحہ سے ہوتی ہے۔ نقیب اُسرہ پنڈی گھیپ محمد امین اور ناظم حلقہ عبدالرحمٰن کے ہمراہ دو رُفقاء سمیت یہ قافلہ دس بجے سکول ہذا میں پہنچا' جہاں حامد صاحب سائنس ٹیچر اور دیگر احباب سے رابطہ ہوا۔ واپسی پر نماز عصر کے بعد ایک گشت تشکیل دی جس کے ذریعے شام کے پروگرام میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ نماز مغرب کے بعد مسجد حصلیانوالی پنڈی گھیپ کے قریب رفیق عبدالرحمٰن نوید کے عزیز کے مکان پر پروگرام ہوا' جس میں 50 احباب نے شرکت کی۔ اپنے خطاب میں ناظم حلقہ نے تنظیم اسلامی کی نظریاتی اساس کو چار نکات کے ذریعے واضح کیا۔ جس میں دین اور مذہب میں فرق' فرائض دینی کا جامع تصور' نبویؐ انقلاب کے مراحل اور بیعت شامل تھے۔ دین و مذہب کے حوالے سے ناظم حلقہ نے انفرادی اور اجتماعی گوشوں کے چھ مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام مذہب نہیں بلکہ ایک مکمل دین ہے جو کہ انفرادی سطح پر عقائد' عبادات' رسومات اور اجتماعی سطح پر معاشی' سماجی اور سیاسی لحاظ سے مکمل نظام فراہم کرتا ہے۔ ہم پر لازم ہے کہ انفرادی اور اجتماعی سطح پر اس نظام کو لانے کی کوشش کریں۔ اس فرض کی بجا آوری کے لئے ایک دینی جماعت کی ضرورت ہے جو اجتماعی سطح پر نظام کو بدلنے کی کوشش کرے۔ تنظیم اسلامی یہ سمجھتی ہے کہ اس ملک کا پورا نظام ہی خراب ہے لہٰذا ہمیں اس کی بیخ کنی کے لئے انقلابی جدوجہد اور اس کے لئے ہمیں انقلابی طرز پر افراد کی تربیت کرنا ہوگی۔ نقیب اُسرہ کے گھر رات کے کھانے سے فراغت کے بعد غیر رسمی گفتگو میں ناظم حلقہ نے مختلف سوالوں کے جوابات دیئے۔ سوال وجواب کی محفل کے بعد مقامی اُسرہ کا اجلاس ہوا جس کی صدارت ناظم حلقہ نے کی۔ (رپورٹ : محمد عارف)

بقیہ : افہام و تفہیم

ہمیں کسی بھی طرف سے سرمایہ کاری کی توقع نہیں ہے۔ ہم جتنی دیر مغرب زدہ اداروں کی شرائط پوری نہ کریں گے ہمارے ملک میں کوئی ادارہ بھی سرمایہ کاری کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ ابھی ایک ادارے سے ہماری بات چیت ہو رہی تھی' انہوں نے ہمیں مالی امداد کی پیشکش کی ہے لیکن ساتھ ہی یہ شرط بھی لگادی کہ آپ افغان خواتین کو دفاتر میں کام کرنے کی اجازت دیں بھلا ہمیں اس قسم کی سرمایہ کاری سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے!

حکیم محمد سعید کے سوال کے جواب میں وزیر موصوف نے کہا کہ افغانستان میں فرقہ بندی نام کی کوئی چیز نہیں۔ یہ اصطلاح ہم نے پاکستان میں آکر سنی ہے۔ البتہ ہمارا تعارف حنفی مسلمان کے طور پر ہے۔ میرے استادوں کا تعلق مختلف جماعتوں سے رہا ہے جن میں جمعیت علمائے اسلام' تحریک خلافت اور تبلیغی جماعت شامل ہیں۔ شیخ محمد امین نے سوال کیا کہ طالبان کے خلاف پروپیگنڈے کے توڑ کے لئے بین الاقوامی میڈیا کیوں استعمال نہیں کیا جا رہا؟ وزیر صاحب نے جواب میں بتایا کہ ہمیں کسی طرح بھی بین الاقوامی میڈیا اس بات کی اجازت نہیں دے گا۔ یہود و نصاریٰ کو یہ بات قابل قبول نہیں ہے۔

مہمانانِ گرامی ساڑھے چار سے لے کر سوا آٹھ بجے تک ہمارے درمیان رہے۔ رفقاء واحباب نے اُن کو گرم جوشی سے رخصت کیا۔

ہفت روزہ ندائے خلافت لاہور
سی پی ایل نمبر: 127
جلد ۷' شمارہ ۱۸
سالانہ زر تعاون -/۱۲۵ روپے

پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چوہدری
مطبع: مکتبہ جدید پریس۔ ریلوے روڈ' لاہور
مقام اشاعت: ۳۶۔کے' ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: ۰۳-۵۸۶۹۵۰۱

معاونین برائے مدیر:
○ مرزا ایوب بیگ ○ نعیم اختر عدنان
○ سردار اعوان ○ فرقان دانش خان
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

مسلم اُمہ ۔ خبروں کے آئینے میں (انتخاب: مرزا ندیم بیگ)

امریکی مخالفت کی پاداش میں مسجد نبویؐ کے امام گرفتار

سعودی حکام نے مسجد نبوی کے امام شیخ علی عبدالرحمٰن الحذیفی کو امریکہ کی مخالفت کے جرم میں گرفتار کر لیا ہے۔ ہفت روزہ "ضرب مؤمن" کی ایک رپورٹ کے مطابق مسجد نبوی کے امام شیخ حذیفی نے خطبہ جمعہ میں کہا تھا کہ حضورؐ نے اس دنیا سے رخصت ہوتے ہوئے اُمت کو وصیت کی تھی کہ "یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے نکال دینا"۔ شیخ حذیفی نے کہا کہ عراق نے اقوام متحدہ کی ایک قرارداد کو ماننے سے انکار کیا تو اس پر نصاریٰ نے پابندیاں لگا دیں جبکہ اس کے مقابلے میں اسرائیل نے اقوام متحدہ کی ۶۰ قراردادوں کی خلاف ورزیاں کی ہیں لیکن اس کے خلاف کوئی اقدام نہیں کیا گیا۔ اس خطاب پر امام مسجد نبوی شیخ حذیفی کو حراست میں لے لیا گیا جس کے بعد عوام میں تشویش کی لہر دوڑ گئی۔ تاہم موصولہ اطلاعات کے مطابق سعودی حکومت نے انہیں رہا کر کے مسجد نبویؐ کی امامت سے فارغ کر دیا ہے۔ شیخ حذیفی ان دنوں سعودی عرب کے جنوبی شہر "ابہا" میں مقیم ہیں۔

برطانوی پادری نے چور کی سزا ہاتھ کاٹنے کو درست قرار دیا

برطانیہ کے تاریخی چرچ کے ممتاز پادری بشپ رابرٹ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ چور کے ہاتھ کاٹ دینے چاہئیں۔ روزنامہ "گارڈین" کے مطابق ایک چور نے چرچ سے کئی قیمتی اور تاریخی مجسمے چرائے تھے جس پر پادری رابرٹ نے "بائبل" کے حوالے سے چور کے ہاتھ کاٹنے کی سزا کو درست قرار دیا۔ پادری نے کہا کہ برطانیہ میں چور کے ہاتھ کاٹنے کی سزا کا رواج نہیں لیکن چوروں کو اس قسم کی سزا سے سبق ہی نہیں سکھایا جا سکتا بلکہ اس سزا کے نفاذ سے ملک میں چوری' رہزنی اور ڈکیتی کی وارداتیں بڑی حد تک ختم ہو جائیں گی۔ اس کے علاوہ پادری رابرٹ نے زنا کے مجرموں کو موت کی سزا دینے کی بھی حمایت کی ہے۔

سائنس اور ریاضی کی رو سے قرآن پر پہلی کتاب کی اشاعت

متحدہ عرب امارات کی ریاست شارجہ کے جمشید اختر نے قرآنی تعلیمات کی تشریح و توضیح پہلی بار سائنس اور ریاضی کی رو سے کی ہے۔ حال ہی میں شائع ہونے والی کتاب "آخری وحی" میں قرآن مجید کے عقائد اور نظریات کو سائنس اور ریاضی کے اعداد و شمار کے مطابق پیش کیا گیا ہے۔ مصنف کے مطابق کتاب میں اسلام اور قوانین فطرت کی تشریح و توضیح سائنسی دلائل اور منہاج سے کی گئی ہے۔ کتاب مسلمانوں میں نظریاتی تبدیلی اور اہل مغرب کے لئے اسلام کو سمجھنے میں معاون و مددگار ثابت ہو گی۔ کتاب کے مصنف جمشید اختر ریٹائرڈ انجینئر ہیں انہوں نے یہ کتاب قرآن پر ۱۲ سال کی تحقیق کے بعد لکھی ہے۔

بابری مسجد کی جگہ رام مندر کی تعمیر شروع

ویشوا ہندو پریشد کے مرکزی سیکرٹری پی ایل شرما پریم نے دعویٰ کیا ہے کہ بابر مسجد کی جگہ رام مندر کی تعمیر کا آغاز ہو گیا ہے اور اس سلسلہ میں تعمیراتی سامان پہنچایا جا رہا ہے۔ زی ٹی وی کو انٹرویو دیتے ہوئے شرما پریم نے کہا کہ بابری مسجد کی جگہ پر مندر کی تعمیر کے لئے ستون اور سنگ مرمر پہنچ رہا ہے۔ مندر کی تعمیر کے لئے سنگ مرمر راجستھان سے ایودھیا لایا جا رہا ہے اور تعمیراتی کام دن رات جاری ہے انہوں نے کہا کہ ایک دفعہ سیاسی ماحول درست ہو جائے تو تعمیراتی کام جلد مکمل ہو جائے گا۔ مندر کے لئے ستون اور بت تیار کئے جا رہے ہیں۔ شرما نے کہا کہ "کاشی" اور "متھرا" میں مندروں کی تعمیر کا معاملہ بھی ویشوا پریشد اور راشٹریہ سیوک سنگھ کے ایجنڈے پر ہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ یہ دونوں مندر بی جے پی کے ایجنڈے میں نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پہلے رام جنم بھومی بی جے پی کے ایجنڈے میں نہیں تھی۔ شرما نے دعویٰ کیا کہ بھارت کو ہندو ریاست قرار دینا اب دور کی بات نہیں رہی۔ بھارت اب بھی ہندو ریاست ہے اس کا محض سرکاری طور پر اعلان کیا جانا باقی ہے۔ ایک دفعہ بی جے پی مکمل مینڈیٹ حاصل کر لے بھارت کو سرکاری طور پر ہندو ریاست قرار دے دیا جائے گا۔

حماس کے ۱۱۷۰ ارکان اسرائیلی جیلوں میں قید ہیں

فلسطینی مسلمانوں کی دینی جماعت "حماس" کے ترجمان کے مطابق اس وقت اسرائیلی جیلوں میں حماس کے ۱۱۷۰ ارکان قید کاٹ رہے ہیں۔ ترجمان کے مطابق حماس اسرائیل کے لئے ڈراؤنا خواب بن چکی ہے لہٰذا جب تک فلسطین کی ایک بالشت جگہ پر اسرائیل کا قبضہ رہے گا' حماس یہودیوں کے خلاف مزاحمت جاری رکھے گی۔ ہماری جماعت کا مقصد فلسطین کی مکمل آزادی اور ایک اسلامی ریاست کا قیام ہے۔

انڈونیشیا: اقتصادی بحران اور مہنگائی کے خلاف مظاہرے

انڈونیشیا میں اقتصادی بحران اور مہنگائی کے خلاف احتجاجی مظاہرے گزشتہ ہفتے سے جاری ہیں۔ کالجز اور یونیورسٹی کے طلباء کے حکومت مخالف ہنگاموں میں پولیس نے طلبہ پر لاٹھی چارج کیا جس کے نتیجے میں ۲ طالب علموں کی ہلاکت ہو گی۔ مذکورہ ہلاکتوں کے بعد احتجاج میں طلبہ کے ساتھ وکلاء اور سرکاری ملازمین بھی شامل ہو گئے ہیں۔ انڈونیشیا کی اپوزیشن جماعتوں کی جانب سے صدر سہارتو کے خلاف الزامات لگائے جا رہے ہیں کہ انہوں نے بے انتہا قومی دولت لوٹ کر اپنے خاندان اور قریبی رشتہ داروں کو نوازنے کے لئے لٹا دی ہے۔